احادیث ﷺ سے ماخوذ

مشعلِ راہ

مرتب : عبدالرزاق کوڈواوی

انجمن خدام القرآن
سندھ، کراچی، رجسٹرڈ

مشعل راہ

احادیث ﷺ سے ماخوذ

مرتب

عبدالرزاق کوڈواوی

انجمن خدّام القرآن
سندھ، کراچی، رجسٹرڈ

مرحوم ومغفور مؤسس انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی دیرینہ خواہش اور عمل کے عین مطابق، انجمن ہذا اپنی تمام تصنیفات، تالیفات اور خطابات (آڈیوز/ وڈیوز) کو طبع اور تیار کر کے چاہے قیمتاً یا مفت تقسیم کرنے کی مکمل اجازت دیتی ہے، اس ضمن میں ہمارا ''محفوظ حقوق'' کا کوئی تقاضا بھی نہیں۔ البتہ اجراء کنندہ ان تمام مواد کے نسخے/ نقل، اجراء سے قبل انجمن کو تحریری اطلاع کے ساتھ بھیجنے کا پابند ہوگا اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی کرنے کا مجاز نہیں ہوگا۔ یہ تبدیلی یعنی الفاظ، غلط اقتباس، سیاق وسباق سے الگ کر کے جملے کا حوالہ یا اس کا ایسا استعمال جس سے انجمن ہذا اور اس کے مولفین کی صحیح ترجمانی نہ ہوتی ہو اور اس سے ہماری عزت وشہرت پر حرف آئے، تو ہم اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتے ہیں۔

نام کتاب	:	مشعل راہ
مرتب	:	عبدالرزاق کوڈواوی
ناشر	:	انجمن خدام القرآن سندھ ، کراچی
مرکزی دفتر	:	B-375 علامہ شبیر احمد عثمانیؒ روڈ بلاک 6، گلشن اقبال، کراچی فون : 7-34993436-21-92+
ای میل	:	Publications@QuranAcademy.com
ویب سائٹ	:	www.QuranAcademy.com
طبع اول	:	شوال المکرم ۱۴۴۳ھ مئی 2022ء
تعداد	:	2100
قیمت	:	210/=

ملک بھر میں قرآن اکیڈمیز و مراکز

Karachi:
QuranAcademyDefence021-35340022-4
QuranAcademyYaseenabad021-36337361
36806561
QuranAcademyKorangi-021-35074664
QuranInstituteGulistan-e-Johar021-34030119
Hyderabad:
QuranAcademyQasimabad022-2106187
QuranInstitutelatifabad 022-3407694
Sukkur:
QuranMarkazSukkur071-5807281
Quetta:
QuranAcademyQuetta081-2842969
Jhang:
QuranAcademyJhang047-7630861-7630863

Lahore:
QuranAcademyLahore042-35869501-3
Multan:
QuranAcademyMultan061-6510451-6520451
Islamabad:
QuranAcademyIslamabad051-2605725
Gujranwala:
QuranMarkazGujranwala055-3891695-
0334-4600937
Peshawar:
QuranMarkazPeshawar091-2584824-2019541
Malakand:
QuranMarkazTemargara0945-601337
AzadKashmir:
QuranMarkazMuzaffarabad0982-244722

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی

جیسا کہ تُو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر

اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر یقیناً تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی

جیسا کہ تُو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر

اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر یقیناً تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

سُنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ (سُنّت) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:

اَلْمَعْرِفَةُ رَاْسُ مالی	معرفت میری اصل پُونجی ہے
وَالْعَقْلُ اَصْلُ دِیْنِیْ	میرے دین کی جز عقل ہے
وَالْحُبُّ اَسَاسِیْ	محبت میری بنیاد ہے
وَالشَّوْقُ مَرْکَبِیْ	شوق میری سواری ہے
وَذِکْرُ اللهِ اَنِیْسِیْ	اللہ کا ذکر میرا مونس ہے
وَالثِّقَةُ کَنْزِیْ	اعتمادِ الٰہی میرا خزانہ ہے
وَالْحُزْنُ رَفِیْقِیْ	اندوہِ دل میرا رفیق ہے
وَالْعِلْمُ سَلَاحِیْ	میرا ہتھیار علم ہے
وَالصَّبْرُ رِدَائِیْ	صبر میرا شاندار لباس ہے
وَالرِّضَاءُ غَنِیْمَتِیْ	رضا الٰہی میری غنیمت ہے
وَالْعَجْزُ فَخْرِیْ	عاجزی میرا فخر ہے
وَالزُّهْدُ حِرْفَتِیْ	زُہد میرا پیشہ ہے
وَالْیَقِیْنُ قُوَّتِیْ	یقین میری روزی ہے
وَالصِّدْقُ شَفِیْعِیْ	صدق میرا ساتھی ہے
وَالطَّاعَةُ حَسْبِیْ	طاعت کرنا میری عزت ہے
وَالْجِهَادُ خُلْقِیْ	جہاد میری خصلت ہے
وَقُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ	میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے
	(الحافظ العراقی، جلد چہارم۔ کتاب الصبر والشکر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ
كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

وہ دانائے سُبل ختم الرسُل مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں ، وہی فرقاں ، وہی یٰسیں ، وہ طٰہٰ

فہرست

عرضِ مؤلّف	۱۱	حقیقتِ دُنیا	۲۷
تقاریظ	۱۴	دُنیا ایک عارضی پونجی ہے	۲۸
		فکرِ آخرت	۳۰
مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ	۱۵	قبر پر ایک خُطبہ	۳۱
مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۵	عبادات	۳۳
رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۶	نماز	۳۳
مولانا احتشام الحق صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۶	نمازِ باجماعت	۳۴
اخلاصِ نیت	۱۷	بے نمازی کا انجام	۳۴
		روزہ	۳۴
ایمان و اسلام	۱۷	زکوٰۃ	۳۵
تقویٰ	۱۸	صدقہ	۳۵
تقویٰ کی وصیّت	۱۹	صدقہ فطر	۳۶
تقویٰ کی فضیلت	۲۰	قربانی	۳۶
احسان	۲۱	حج	۳۶
تشریح	۲۲	جہادِ فی سبیل اللہ	۳۷
فضیلتِ علم	۲۲	اخلاقیات	۳۸
علم کی اشاعت	۲۴	مکارمِ اخلاق کی بُنیادیں	۳۹
عالمِ بے عمل	۲۴	تقویٰ	۳۹
تدبّرِ قرآن	۲۵	توکّل	۳۹
ترغیبِ آخرت	۲۷	صبر اور شکر	۳۹

ضبطِ نفس	۴۰	بڑی خیانت	۴۷
ایمانی اخلاق	۴۰	فحش گوئی اور بدزبانی	۴۷
عفو و حلم	۴۰	دورُخاپَن	۴۷
وقار و سنجیدگی	۴۰	غیبت	۴۸
رازداری	۴۱	حسد	۴۸
شہرت سے پرہیز	۴۱	چُغلی	۴۸
حیا	۴۱	سات چیزوں سے اجتناب	۴۹
زبان کی حفاظت	۴۱	فاسق کی تعریف	۴۹
قناعت	۴۲	لعنت و تکفیر	۴۹
سادہ زندگی	۴۲	گفتگو میں تصنع و بناوٹ	۴۹
خیر خواہی	۴۲	ظلم	۵۰
تواضع و انکساری	۴۲	حُقوق العِبَاد	۵۱
وعدہ کا ایفا	۴۳	والدین کے حقوق	۵۱
سلام	۴۳	بڑے بھائی کا حق	۵۲
سادگی اور صفائی	۴۳	شوہر کا حق	۵۲
ہنسنا اور مسکرانا	۴۴	بیوی کا حق	۵۲
رحمت	۴۴	اولاد کا حق	۵۲
دُکھ درد میں شرکت	۴۴	رفیق سفر کا حق	۵۳
رذائل اخلاق	۴۵	پڑوسی اور ہمسائے کے حقوق	۵۳
تکبّر	۴۵	ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق	۵۳
رِیَا	۴۵	جانوروں کے حقوق	۵۳
بُخل اور تنگ دلی	۴۵	مریض کی عیادت	۵۴
غصّہ	۴۶	آدابِ مجلس	۵۵
جھوٹ اور نفاق	۴۶	حقوق العباد میں کوتاہی کا انجام	۵۵
دوسروں کی مصیبت پر خوش ہونا	۴۷	خالق کے مقابلے میں مخلوق کو ترجیح دینا	۵۵

معاشرت ۵۷
گھریلوزندگی ۵۷
والدین کی اطاعت ۵۷
اولاد ۵۷
یتیم ۵۷

معاملات ۵۹

تجارت ۵۹
کسبِ حلال ۵۹
قبولیتِ دعامیں رزقِ حلال کااثر ۶۰
قرض دارکومہلت ۶۰
حرام کی کمائی کاانجام ۶۱
سود ۶۱
رشوت ۶۱
مزدورکی اُجرت ۶۲
متشبہات سے پرہیز ۶۲

دین وسیاست ۶۳

حکومت اورعوام ۶۳

فریضہ اقامت دین ۶۵

برائیوں کوروکنے کی کوشش نہ کرنے کانتیجہ ۶۶
انسان کوراہِ راست پرلانے کی فضیلت ۶۶
جماعتی زندگی کی اہمیت ۶۷
شُکر ۶۷
جذبۂ شکرکرنے کی تدبیر ۶۷
صبرواستقامت ۶۸
آزمائش اورصبر ۶۸
قرآن سے شغف ۶۹
توکل ۶۹
جہادکاجذبہ ۶۹
احتساب ۶۹
عیش کوشی سے پرہیز ۶۹
توبہ واستغفار ۷۰

داعیانہ صفات ۷۱

محبت ۷۱
بندگانِ خداکوجہنم کی آگ سے بچانے
کی تڑپ ۷۲
نوباتوں کاحکم ۷۲
مومن احادیث کی روشنی میں ۷۲
انسانی کمالات اوران کے
حصول کاذریعہ ۷۳

ذکرِالٰہی ۷۶

ذکرِالٰہی اورتقربِ الٰہی ۷۷
اللہ کی محبوبیت سے دنیامیں محبوبیت ۷۷
اذکارِمسنونہ ۷۸
کلمۂ طیبہ ۷۸
درودشریف ۷۸

سورۂ یٰسین ۷۹
سورۂ مُلک ۷۹
سورۂ اخلاص ۷۹
تہجد ۷۹

مبارک لیل و نہار ۸۱

فضیلتِ رمضان ۸۱
شبِ قدر ۸۲
عیدین کی راتیں ۸۳
شعبان کی پندرھویں رات ۸۳
یومِ جمعہ ۸۴
شوال کے روزے ۸۴
ماہِ محرم ۸۴

نبی ﷺ کی جامع تعلیمات ۸۵

پانچ انعاماتِ الٰہی ۸۵
اپنی تعریف ۸۶
بدبختی کی چار علامتیں ۸۶
نیک بختی کی علامتیں ۸۶
چار جوہرِ انسانی ۸۶
نجات دینے والی چیزیں ۸۷
تین ہلاک کرنے والی چیزیں ۸۷
تین چیزیں گناہوں کا کفارہ ۸۷
درجات بلند کرنے والی تین چیزیں ۸۷
عرشِ الٰہی کا سایہ ۸۸
صالح نوجوان ۸۸
مخالفتِ نفس ۸۸
سچ اور جھوٹ ۸۹
بُرے خیالات ۸۹
کامیاب لوگ ۸۹
محبت کی جانچ تین باتوں میں ہے ۹۰
پسند اور ناپسند کا معیار ۹۰
مُسلمان کی تعریف ۹۰
اطاعت کی حدود ۹۰
سچ اور جھوٹ ۹۱
دنیا کی حقیقت ۹۱
بہترین لوگ ۹۱
ریا شرک ہے ۹۱
اہم ترین سوالات ۹۱
گناہوں کو حقیر نہ جانو ۹۲
خطبۂ عرفات ۹۴
خطبۂ منیٰ ۹۷
محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ۹۸

عرضِ مؤلّف

حمد و ستائش صرف اس ذات کے لیے زیبا ہے جس نے اس کارخانۂ عالم کو وجود بخشا اور درود و سلام ہو اللہ کے اس آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جنہوں نے اس جہاں میں حق کا بول بالا کیا۔

اسلام نام ہے توحید و رسالت پر غیر متزلزل یقین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل اطاعت کا۔ اسی پر انسان کی فلاح اور نجات کا دارومدار ہے۔ اطاعت کی حقیقی بنیاد اور اصل رُوح عشق و محبت کی کیفیت اور اقرار و تعظیم کا جذبہ ہے۔ یہ دونوں جذبات جتنے زیادہ ہوتے ہیں، اطاعت اتنی ہی کامل اور مستقل ہوتی ہے۔ انسان خود اپنے ذوق و شوق کی بناء پر بے چون و چرا اطاعت کرتا ہے اور اس میں لطف و لذت محسوس کرتا ہے۔ یہ محض اطاعت ہی نہیں ہوتی بلکہ اس میں انہماک اور شیفتگی کی کیفیت بھی پیدا ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ بابرکت بہترین نمونہ ہے۔ صرف اہلِ ایمان ہی کے لیے نہیں بلکہ دنیا کی ساری قوموں کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قرآن کی عملی تفسیر ہیں۔ جس طرح قرآن نسلِ انسانی کے لیے ہدایت کی کتاب ہے، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی نسلِ انسانی کے رسول ہیں۔ حق تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات میں ایسی اعلیٰ صفات جمع کر دی ہیں جو ہر دور کے انسان کے لیے ہدایت کی شمع اور رہنمائی کی روشن مثال ہیں۔

اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان پورے یقین اور ایمان کے ساتھ دائرۂ اسلام میں داخل ہو کر دین کا علم حاصل کرے اور اپنی زندگی اسی کے حاصل کیے ہوئے علم کی روشنی میں عمل، اخلاص اور استقامت کے ساتھ سنوارے، تقویٰ اور خداترسی کی روش اختیار کرے۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے، حُسنِ اخلاق کو اپنائے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کوتاہی نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنی زندگی گزارے اور اس

عظیم فریضہ کو انجام دے جو خالقِ کائنات کی طرف سے اس پر عائد کیا گیا ہے۔یعنی دین کے غلبہ کے لیے جدوجہد کرنا۔معاشرے میں برائیوں کو ختم کرنا اور نیکیوں کو جاری وساری کرنا،انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسلام کو عملاً نافذ کرنا۔آخرت کے دن اس کی نجات اور اپنے خالق کی بارگاہ میں اس کی سرخروئی کا انحصار درحقیقت اس کی اس جدوجہد پر ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کی پوری زندگی اِس جدوجہد کا نمونہ ہے،اس کی پیروی اور تقلید کی کوشش ہی ہر مسلمان کی تمنائے زندگی ہونا چاہیے۔

2006ء میں **ڈاکٹر اسرار احمد** رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ دو ادارے تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القرآن سے وابستگی ہوئی۔مختلف ذمہ داریوں کی ادائیگی میں مصروف عمل رہا۔اس وقت انجمن خدام القرآن سندھ میں صدر انجمن کے خصوصی مشیر اور تنظیم اسلامی میں ایک حلقہ میں ناظم رابطہ کی ذمہ داری پر مامور ہوں۔چھ سال تنظیم اسلامی کی رکن مرکزی شوریٰ کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ادا کی۔

یہ کتاب ''مشعلِ راہ''،حضور ﷺ کے ارشاداتِ گرامی کا مجموعہ ہے۔اسے اصلاحِ تربیت کے مقصد سے ترتیب دیا گیا ہے۔اس کی تیاری میں جن کتب احادیث سے مدد لی گئی ہے اُن کے نام یہ ہیں:

بخاری شریف،مسلم شریف،مشکوۃ شریف،ابنِ ماجہ،ابوداؤد، ترمذی شریف،زادالمعاد،موطا امام مالک،ریاض الصالحین،تفہیم البخاری،انوارالباری،راہِ عمل،معارف الحدیث،انتخاب حدیث، گلدستۂ احادیث،خطباتِ نبویؐ،منبہات،جنت کی کنجی،نصابِ حدیث۔

کتاب کی ترتیب میں یہ خیال رکھا گیا ہے کہ صرف صحیح اور حسن احادیث ہی منتخب کی جائیں۔غریب اور ضعیف روایتوں کو شامل نہ کیا جائے اور اس کے پڑھنے والوں اور خصوصاً علماء کرام سے درخواست ہے کہ اس مجموعہ میں جہاں کوئی غلطی نظر آئے اس کی نشاندہی فرمائیں میں ان کا ممنونِ احسان ہوں گا۔

اس کتاب کی تیاری میں جن علماء کرام نے اور دوست احباب نے میری رہنمائی فرمائی ہے ان کا

میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خصوصیت کے ساتھ مولانا قاری محمد طیب صاحب اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مفتی عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا، جنہوں نے اس مجموعہ کے مطالعہ کے بعد تقاریظ تحریر فرمائیں اور استاد محترم مولانا سید عبدالجبار صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ملک غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (معاون خصوصی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ) کا جنہوں نے پوری کتاب کا مطالعہ کیا اور ضروری تصحیح فرمادیں۔

اس مجموعہ کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۱ء میں شائع ہوا تھا، بعد میں مختلف ادارے اسے شائع کرتے رہے۔ انگریزی، ہندی اور گجراتی زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

جن اکابرین نے اس مجموعہ پر تقاریظ تحریر فرمائی تھیں وہ تمام اپنے خالق حقیقی کے پاس پہنچ چکے ہیں، اس ایڈیشن کی اشاعت پر ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اور قارئین سے اس دُعا پر خلوصِ دل کے ساتھ آمین کہنے کی التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو قبول فرمائے اور اسے ہم سب کی آخرت کے لیے بہترین توشۂ آخرت بنائے۔

(آمین)

دعا گو

عبدالرّزاق کوڈواوی

14-8-1971

تقاریظ

- مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا قاری محمد طیّب صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ
- مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

”احقر نے محترم عزیز عبدالرزاق صاحب کا جمع کردہ مجموعہ احادیث بزبانِ اُردو مختلف مقامات سے دیکھا۔ احادیث سب مستند کُتبِ حدیث سے لی گئی ہیں جو قابل اعتماد ہیں۔ ترجمہ احادیث بھی چند مقامات سے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ صحیح اور صاف ترجمہ کیا گیا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق اہم مضامین پر احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ میرے نزدیک یہ مجموعہ عام مسلمانوں کے لیے بے حد مفید ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ شائع کیا جائے تاکہ مسلمانوں کا کوئی گھر اس سے خالی نہ رہے۔“

مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ
دارالعلوم کراچی

”احقر نے اپنے محترم بھائی عبدالرزاق صاحب کا تالیف کردہ رسالہ دیکھا جس میں انہوں نے دین کے تمام ضروری ابواب کے بارے میں احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جمع فرمادی ہیں اور بالاجمال پورا دین سمونے کی سعی فرمائی ہے۔ آج کل ایسے مختصر رسالوں کی ضرورت ہے جن میں دین کی صحیح صحیح تعلیمات زندگی کے ہر گوشے کے بارے میں اجمالاً سامنے آتی ہیں۔ مسائل کی تفصیلات بڑی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس رسالہ میں عبادات، اخلاقیات، معاملات اور معاشرت کے سلسلے کی بہت ہی کارآمد احادیث جمع کردی گئی ہیں جس سے اس رسالہ کو دین جامع کہا جاسکتا ہے۔ حق تعالیٰ اسے نافع فرمائے اور مؤلف کی اس سعی کو قبول فرمائے۔“

مولانا قاری محمد طیّب صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مہتمم دارالعلوم دیوبند

بندہ نے عبدالرزاق صاحب کا مرتب کردہ مجموعہ حدیث دیکھا، ماشاء اللہ اختصار کے ساتھ جامعیت کی یہ کیفیت ہے کہ زندگی کے تقریباً ہر شعبہ سے متعلق احادیث ہادیٔ عالم محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات وتعلیمات کا کافی ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر دے اور رسالہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اُمّت کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔

وَما ذٰلک علی اللہ بعزیز

مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ
دارالافتاء والارشاد ناظم آباد نمبر ۴ کراچی

عزیزم عبدالرزاق صاحب نے زندگی کے مختلف شعبوں کے متعلق اہم احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا ہے جس کو انہوں نے مجھے دکھایا، میں نے چیدہ چیدہ مقامات سے استفادہ کیا۔ میں نے اس مجموعہ کو نہایت صحیح اور مفید پایا۔ ان شاء اللہ عام مسلمانوں کے لیے بھی یہ مفید ثابت ہوگا۔ حق تعالیٰ مؤلف کی اس مخلصانہ کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین۔

مولانا احتشام الحق تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
جامع مسجد تھانوی، جیکب لائنز، کراچی

اخلاصِ نیّت

انسان کے تمام اعمال کا دارومدار اس کی نیت پر ہے۔کوئی عمل چاہے وہ دیکھنے میں نیک ہو، اس کا اجر آخرت میں صرف اس صورت میں ملے گا جب کہ وہ اللہ کی خوشنودی کے لیے کیا گیا ہو اور اگر وہ عمل اخلاص پر مبنی نہ ہوگا تو آخرت میں اس کی کوئی قیمت نہ ہوگی۔ اور اس کا وہ عمل وہاں کھوٹا سکّہ قرار پائے گا، اس لیے کہ بارگاہِ الٰہی میں کسی عمل کی مقبولیت کا انحصار صرف خلوص پر ہے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ تمہاری شکل وصُورت اور تمہارے مال ودولت کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ (مسلم)

- اے لوگو! اپنے اعمال میں خلوص پیدا کرو، اللہ وہی عمل قبول کرتا ہے جس کی بنیاد خلوص پر ہو۔ (حاکم)
- مومن کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ (احمد)
- ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے دین کو خالص کر اگر قلب میں اخلاص پیدا ہو گیا تو تھوڑا سا عمل بھی تجھ کو کافی ہو جائے گا۔ (حاکم)

ایمان و اِسلام

ایمان قیاس آرائیوں کا نام نہیں بلکہ ان ٹھوس حقائق کو مان لینے اور اقرار کرنے کا نام ہے جو خالقِ کائنات کی طرف سے اس کے پیغمبروں کے ذریعہ بندگانِ خدا تک پہنچا۔ اور اسلام کا نام ہے اس فکر اور عمل کے مجموعہ کا جو خالقِ کائنات کی طرف اس کے رسولوں کے ذریعہ انسانوں کو دیا گیا۔ اس ضمن میں ایمان اور اسلام کے متعلق احادیث درج ہیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

- انسان کے دل میں ایمان یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھے۔ (احمد)
- اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

۱۔ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔

۲۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج بیت اللہ شریف (بخاری و مسلم)

- ایمان کا مزہ چکھ لیا اس شخص نے جو اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو اپنا رسول تسلیم کر کے راضی ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)
- آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ فضول باتوں کو ترک کر دے۔ (ترمذی)
- تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ، اس کے بیٹوں اور سارے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری و مسلم)
- جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس کو چاہیے کہ بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)
- جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس کو چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں اور مہمان کی عزت کرے۔ (بخاری و مسلم)

تقویٰ

اسلام نے انسان کی فضیلت، بزرگی اور نجات کا جو معیار مقرر کیا ہے وہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اسی لیے اسلام نے جتنی عبادات فرض کی ہیں ان کا مقصد بھی حصولِ تقویٰ قرار دیا۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

تقویٰ کے لیے کسی مادّی معیار کی بناء پر ایک شخص کو دوسرے شخص پر فضیلت نہیں۔ تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے تھے۔ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت ہے اور نہ کسی عجمی کو عربی پر۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو پرہیزگار ہے۔ (ترمذی)

فرمایا کہ دنیا میں تقویٰ اختیار کر، اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ اس سے

بے نیاز ہو جا، لوگوں میں محبوب بن جائے گا۔ (ابن ماجہ)

فرمایا کہ گناہوں سے باز رہ، تا کہ تو سب سے بڑا عابد بن جائے۔ قسمت پر شاکر رہ کہ اس سے استغنا (بے نیازی کی کیفیت) پیدا ہوگا۔ پڑوسی کے ساتھ احسان کرتا کہ تو مومنِ کامل ہو جائے۔ لوگوں کے لیے وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے تا کہ مسلم کامل ہو جائے کم ہنسا کر کیوں کہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

تقویٰ کی وصیّت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وصیّت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

- میں تجھے اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ تیرے سب کاموں کے لیے زینت کا باعث ہے۔
- قرآن شریف کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کر اس سے آسمانوں میں تیرا ذکر ہوگا اور زمین میں نور کا سبب بنے گا۔
- اکثر اوقات چُپ رہا کر کہ بھلائی بغیر کوئی کلام نہ ہو، یہ بات شیطان کو دُور کر دیتی ہے اور دین کے کاموں میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔
- جہاد کرتے رہنا کہ میری اُمّت کی فقیری یہی ہے۔
- مسکینوں سے محبت رکھنا اور ان کے پاس بیٹھتے رہنا۔
- اپنے سے کم حیثیت لوگوں پر نگاہ رکھنا اور اپنے سے اونچے لوگوں پر نگاہ نہ رکھنا کہ خلاف کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی ناقدری ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا فرمائی ہیں۔
- قرابت والوں سے تعلّقات جوڑنے کی فکر رکھنا اگر چہ وہ تُجھ سے تعلّقات توڑ دیں۔
- زیادہ ہنسنے سے دور رہو کیونکہ وہ دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کے نور کو اُجاڑ دیتی ہے۔
- حق بات کہنے میں تردّد نہ کرنا، اگر چہ کڑوی ہی ہو۔
- ایسا نہ ہو کہ خود بینی تجھے دوسرے کے عیوب پر نظر نہ کرنے دے اور جس عیب میں خود مبتلا ہو اس کے بارے میں دوسروں پر غصّہ نہ کرنا۔

تاکہ تم کو روک دیں وہ عیوب لوگوں کی طرف نظر کرنے سے جو تم اپنے نفس کے متعلق جانتے ہو۔(وہ عیب جو تم اپنے نفس کے متعلق جانتے ہو وہ تمہیں لوگوں کے عیبوں کی طرف نظر ڈالنے سے باز رکھیں (تو کتنا اچھا ہو)۔

- اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہ کھانا۔فرمایا اے! ابوذر رضی اللہ عنہ میں تجھ کو دو (اور) خصلتیں بتاؤں جو پشت پر ہلکی اور میزان میں بھاری ہوں، میں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا طویل خاموشی اور حُسنِ خُلق۔اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مخلوق نے ان کی مثل کوئی عمل نہیں کیا۔(مشکوٰۃ۔جامع صیغہ۔طبرانی)

تقویٰ کی فضیلت

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''مسلمانو! میں تم کو سے ڈرنے کی اور اس سے تقویٰ کی رَوِش اختیار کرنے کی تاکید کرتا ہوں اور بہترین تاکید وہ ہے جو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو آخرت کے لیے آمادہ کرنے کی خاطر اسے تقویٰ کی وصیت کرے۔اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم کو جن باتوں سے روکا ہے ان سے رُک جاؤ۔اس سے بہتر کوئی نصیحت ہے نہ کوئی ذکر۔یاد رکھو آخرت کے دن، تقویٰ بہترین مددگار ثابت ہوگا۔جب کوئی اپنا اور اللہ کا معاملہ ظاہر اور باطن میں درست رکھے گا تو ایسا کرنا اس کے لیے دنیا میں ذکر اور موت کے بعد ذخیرہ بن جائے گا۔اور جو ایسا نہیں کرے گا، تو اس کی حالت ایسی ہوگی جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان چاہے گا کہ اس کے اعمال اس سے الگ ہو جائیں۔اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے جس نے اس کے احکام کو سچ جانا اور اپنے وعدہ کو پورا کیا تو ارشادِ الٰہی ہے کہ ہمارے ہاں بات نہیں بدلتی اور ہم اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتے۔

مسلمانو! اپنے موجودہ اور آئندہ خفیہ اور اعلانیہ تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کو پیش نظر رکھو کیوں کہ اہلِ تقویٰ کی برائیوں سے صرفِ نظر کر لیا جاتا ہے اور نیکیوں پر اجر زیادہ دیا جاتا ہے۔اہل تقویٰ اپنی بہترین مراد کو پہنچیں گے۔تقویٰ اللہ تعالیٰ کی بیزاری، اس کے غصّے اور اس کے عذاب کو دور کرتا ہے۔اور تقویٰ اور پرہیزگاری چہرہ کو منوّر اور اللہ تعالیٰ کو خوش اور درجات کو بلند کر دیتی ہے۔(زاد

المعاد۔ج ۲/ص ۲۵)

احسان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام انسان کی شکل میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور اسلام اور ایمان کے متعلق چند سوالات کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے بتائیے احسان کیا ہے؟''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی بندگی تم اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، کیونکہ اگرچہ تم اس کو نہیں دیکھتے لیکن وہ تمہیں دیکھتا ہے۔'' (بخاری کتاب الایمان)

تشریح:

ہماری زبان اور ہمارے محاورے میں احسان کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو کہتے ہیں لیکن یہاں جس احسان کا ذکر ہے وہ اس کے علاوہ ایک خاص اصطلاح ہے اور اس کی حقیقت وہی ہے جو حدیث بالا میں بیان کی گئی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی بندگی اس طرح کرنا جیسے کہ قہار وقدوس وذوالجلال والجبروت ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور گویا ہم اس کو دیکھ رہے ہیں (ورنہ یہ تو ضرور سمجھیں کہ وہ تو ہمیں دیکھ ہی رہا ہے)۔

فضیلتِ علم

ہر مسلمان کے لیے کم از کم اتنا علم حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے جس کی روشنی میں وہ جہالت کی رَوِش سے اپنے آپ کو بچا کر اپنی زندگی کو صحیح خطوط پر گامزن کر سکے۔ اس لیے کہ دین کا علم وفہم تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ جس کو یہ چیز ملی اس کو دین و دنیا کی سعادت ملی اور وہ اس سے اپنی پُوری زندگی سنوارے گا اور اللہ تعالیٰ کے دوسرے بندوں کی زندگیوں کو بھی سنوارے گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

- علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ (بخاری و مسلم)
- علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی تیرے لیے مفید ہوگا لیکن جہالت کے ساتھ زیادہ عمل بھی فائدہ نہ پہنچائے گا۔ (حاکم)
- علم کی طلب میں نکلنے والا دراصل اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے والا ہے۔
- علم کا صرف اللہ کے لیے سیکھنا اللہ کے خوف کے حکم میں ہے۔
- علم کی طلب میں کہیں جانا عبادت ہے۔
- علم کا یاد کرنا تسبیح ہے۔
- علم کی تحقیقات میں بحث کرنا جہاد ہے۔
- علم کا پڑھنا صدقہ ہے۔
- علم کو افراد تک پہنچانا قُربِ خداوندی کا ذریعہ ہے۔
- علم جائز اور ناجائز پہچاننے کی علامت ہے۔
- علم جنت کے راستوں کا نشان ہے۔
- علم سے وحشت میں جی بہلتا ہے۔

- علم سفر کا ساتھی ہے۔
- علم خوشی اور رنج کی دلیل ہے۔
- علم دشمنوں پر ہتھیار ہے۔
- علم دلوں کی روشنی ہے۔
- علم آنکھوں کا نُور ہے۔
- علم کی وجہ سے بندہ اُمّت کے بہترین افراد تک پہنچ جاتا ہے اور آخرت کے بلند رُتبوں کو حاصل کر لیتا ہے۔
- علم کا مطالعہ روزوں کے برابر ہے۔
- علم کا یاد کرنا تہجد کے برابر ہے۔
- علم ہی سے رشتے جوڑے جاتے ہیں۔
- علم ہی سے حلال اور حرام کی پہچان ہوتی ہے۔
- علم عمل کا امام ہے عمل اس کا تابع ہے۔ سعید لوگوں کو اس کا الہام کیا جاتا ہے اور بد بخت لوگ اس سے محروم رہتے ہیں۔
- علم کے لیے جدو جہد پچھلے گناہوں کی تلافی ہے۔
- علم کا طالب اللہ کی رحمت کا متلاشی ہے۔
- علم مومن کا سچا دوست ہے، حلم و بُردباری اس کا وزیر، عقل اس کی رہنما، عمل اس کا قائد، نرم خوئی اس کا باپ اور نیک عمل اس کا بھائی اور صبر اس لشکر کا سردار ہے۔
- عالم اور عابد کے درمیان ستّر درجے کا فرق ہے۔
- مسائل دینی کا ایک طالبِ علم شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔
- میری اُمّت کے علماء کی تعظیم و تکریم کرو۔ یہ زمین کے ستارے ہیں۔
- اے لوگو! علم حاصل کرو قبل اس کے کہ یہ اُٹھا لیا جائے۔

- جن سے تم علم سیکھتے ہو اور جن کو سکھاتے ہو ان کی عزت کرو۔
- جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)
- جس نے طلبِ علم کرتے ہوئے وفات پائی اسے شہید کی موت نصیب ہوئی۔
- تمام کاموں سے افضل علم کی طلب ہے۔ علم کی بزرگی عبادت کی بزرگی سے بڑھ کر ہے۔ علم حاصل کرنے کے لیے سبقت کرو۔ گود سے لے کر لحد تک علم حاصل کرو، جس نے علم حاصل کیا اس کو جنت کے باغ ملیں گے جہاں وہ سیر و تفریح کرے گا۔
- علم کی فضیلت جاہل عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کو تاروں پر۔
- انبیاء علیہم السلام اپنے ورثہ میں روپیہ پیسہ نہیں چھوڑا کرتے۔ ان کا ورثہ تو یہی علم ہوتا ہے۔ جس نے علم حاصل کر لیا وہ بہت بڑے حصے کا مالک بن گیا۔
- انسان کے لیے یہ علم کافی ہے کہ اللہ سے ڈرتا رہے اور اس کے لیے یہ نادانی کافی ہے کہ اپنے آپ پر اِتراتا ہے۔

علم کی اشاعت

- فرمایا میری طرف سے پیغام پہنچاتے رہو خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔
- جو شخص میری مجلس میں حاضر ہو اسے چاہیے کہ وہ اس تک دین کا علم پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں ہے۔ (بخاری)
- اللہ اس بندے کو آباد کرے جس نے میری باتوں کو سُنا اور دوسروں تک پہنچایا۔ (مسلم)

(مندرجہ بالا احادیث کا انتخاب ان کتب سے کیا گیا ہے: بخاری، مسلم، مشکوٰۃ، ترمذی، خطباتِ نبویؐ، احمد، حاکم)

عالم بے عمل

فرمایا: عالم بے عمل ایسے چراغ کی مانند ہے کہ جو دوسروں کو تو روشنی پہنچاتا ہے، لیکن خود کو جلاتا رہتا ہے۔ (احمد)

- فرمایا: علمائے سُومیری اُمت کے لیے ہلاکت ہیں۔ (حاکم)
- ہلاکت ہے جاہل کے لیے اور اس عالم کے لیے بھی جو عمل نہیں کرتا۔

تدبّرِ قرآن

- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ آسمان و زمین میں اس وقت تک کامل درجے کا مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ تمام لوگ اس کے ہاتھ اور زبان سے محفوظ نہ ہو جائیں اور مسلمان تب تک نہیں ہوسکتا جب تک علم حاصل نہ کرے۔ عالم بلا عمل نہیں ہوسکتا، عمل بغیر زہد کے نصیب نہیں ہوتا، زہد بلا تقویٰ حاصل نہیں ہوتا، تقویٰ بغیر تواضع اور انکساری کے نہیں پیدا ہوتا۔ تواضع بغیر اپنے نفس کی پہچان کے نہیں آتی اور نفس کی معرفت اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ قرآنِ کریم میں غور و فکر نہ کرے۔ (منبّہات۔ ماخوذ خطباتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
- حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یاد رکھو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سُنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک بڑا فتنہ سر اُٹھائے گا۔ میں نے عرض کیا اس سے نجات کیا چیز دلائے گی؟ یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی کتاب، اس میں تمہارے اگلوں کی سرگزشت ہے جو کچھ بعد میں آنے والا ہے اس کی خبر ہے اور جو کچھ تمہارے درمیان پیدا ہوگا، اس کا فیصلہ ہے۔ اور یہ ایک دوٹوک کتاب ہے کوئی ہنسی دل لگی نہیں ہے، جو سرکش اس کو چھوڑ دے گا اللہ اُس کی پشت کی ہڈی توڑ دے گا اور جو اس کے سوا کوئی اور مرجع ہدایت بنائے گا، اللہ اس کو گمراہ کردے گا۔ خدا کی رسی یہی ہے، حکمت سے بھری ہوئی کتاب یہی ہے، خدا کی کھولی ہوئی سیدھی راہ یہی ہے، اس کے ہوتے ہوئے خواہشیں گمراہ نہیں کرتیں، زبانیں لڑکھڑاتی نہیں، علماء اس سے کبھی آسودہ نہیں ہوتے، کتنی ہی پڑھو اس سے سیری نہ ہوگی۔ اس کے عجائباتِ حکمت کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ اس کے سُنتے ہی جنّات پکار اُٹھے کہ ہم نے عجیب وغریب قرآن سُنا ہے جو ہدایت کی

طرف بلاتا ہے، تو ہم اس پر ایمان لائے، جس نے اس کی سند پر کہا سچ کہا، جس نے اس پر عمل کیا، وہ اجر پائے گا۔ جس نے اس کی مدد سے فیصلہ کیا اس نے عدل کیا، جس نے اس کی طرف دعوت دی، اس کو صراطِ مستقیم کی ہدایت نصیب ہوگئی۔ (ترمذی شریف)

- عنقریب میرے بعد ایسے واعظ (وعظ کرنے والے) ہوں گے جن کی طرف اللہ نظر اُٹھا کر نہ دیکھے گا۔ اس لیے کہ وہ واعظ بے عمل ہوں گے۔ (حاکم)

عربی کا مشہور مقولہ ہے کہ العلم حجاب الا کبر۔ ''علم بہت بڑا حجاب ہے۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ علم کا حصول صرف اخلاص کے جذبہ کے ساتھ ہو۔ اگر حصولِ علم میں اخلاص کے جذبہ کی کمی ہو اور جذبہ ریا اُبھر آئے، تو ایسا علم بندے اور خدا کے درمیان حجاب بن جاتا ہے۔ تعلق باللہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور بندہ جیسے جیسے علم حاصل کرتا جاتا ہے اپنے غرور اور ریا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے دُور ہوتا جاتا ہے۔

- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا کچھ وصیت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یہ چیز تمہارے پورے دین و تمام معاملات کو ٹھیک حالت میں رکھنے والی ہے۔ میں نے کہا کچھ اور فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اپنے آپ کو قرآنِ پاک کی تلاوت اور ذکر کا پابند بنا لو تو خدا تمہیں آسمان پر یاد کرے گا اور زندگی کی تاریکیوں میں یہ تلاوت و ذکر تمہارے لیے روشنی کا کام دیں گے۔ (مشکوٰۃ)
- فرمایا میری اُمّت کی بہترین عبادت قرآنِ حکیم کا پڑھنا ہے۔ (ترمذی)
- قرآنِ پاک بہترین علاج ہے۔ (ابن ماجہ)
- قرآن شریف عمدہ آواز سے پڑھا کرو۔ (طبرانی)
- لوگوں میں زیادہ عابد وہ ہے جو قرآنِ کریم کی تلاوت زیادہ کرتا ہو۔
- قرآن پڑھنے والوں کے لیے ہر ختمِ قرآن پر دعا قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی)

ترغیبِ آخرت

اسلام کے تین بنیادی عقائد،عقیدۂ توحید،عقیدۂ آخرت اورعقیدۂ رسالت ہیں۔اس کے علاوہ جتنے عقائد ہیں وہ انہی تین بنیادی عقائد کے ضمن میں آجاتے ہیں۔انسان کے تمام اعمال کا انحصار بھی انہی عقائد کی پختگی پر منحصر ہے۔اسی لیے اسلام نے ان عقائد کو بہت اہمیت دی اور توحید، رسالت اور آخرت کے متعلق واضح تعلیمات بیان فرمائیں کہ تا کہ مسلمان ان عقائد پر پختہ ایمان اور یقین کے ساتھ اپنی زندگی کو سنوار کر آخرت کی سعادت حاصل کریں۔اسی لیے قرآن و حدیث میں دنیا کی حقیقت کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا اور آخرت کے متعلق بہت تفصیلی واقعات بیان کیے گئے۔

حقیقتِ دنیا

- دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو۔
- اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو۔
- اس کو وہ جمع کرے جس کی کوئی عقل نہ ہو۔
- اس کے پیچھے وہ پڑے جس کو کوئی علم نہ ہو۔
- اس پر وہ شک کرے جس کو کوئی دانائی نہ ہو۔
- اس کے پیچھے وہ دوڑے جس کو آخرت پر کوئی یقین نہ ہو۔

(منبہات ابن حجر مکیؒ ص ۱۰۰)

- عنقریب میری اُمّت پر ایسا زمانہ آنے والا جب کہ وہ:

(1) آخرت کو بھول جائیں گے اور دُنیا کو یاد رکھیں گے۔

(2) زندگی پیاری ہوگی،موت سے نفرت ہوگی۔

(3) محل درکار ہوں گے قبریں بے کار ہوں گی۔

(4) مال پر نگاہ ہوگی آل (انجام) کی خبر نہ ہوگی۔

(5) خلق پیاری ہوگی، خالق کی یاد بھی باقی نہ رہے گی۔

(منبّہات)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

○ اے لوگو! موت سے پہلے خدا کے حضور توبہ کرلو۔ بیماری، بڑھاپے اور رکاوٹوں سے پہلے نیک اعمال کرلو۔ اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلق جوڑ لو اور اسے مضبوط کرلو، تم نیک ہوجاؤ گے اور صدقہ کثرت سے دیا کرو، تمہاری تعریف کی جائے گی، رزق بڑھے گا مدد کی جائے گی اور تمہارے نقصان کی تلافی ہوگی۔ نیکی کا حکم کرتے رہو، ارزانی پاؤ گے (آسانیوں سے نوازے جاؤ گے) اور برائی سے رکو، مدد کی جائے گی۔ اے لوگو! تم میں سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو موت کا بہتر سامان کرنے والا ہے۔

آگاہ ہوجاؤ! عقل کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ دھوکہ کے گھر یعنی دنیا سے دور رہے اور دارالخلو دیعنی جنت کی طرف توجہ کرے، قبر میں رہنے کے لیے توشہ اور قیامت کے لیے زادِراہ اکٹھا کرے۔ (المواھب زرقانی)

دنیا ایک عارضی پُونجی ہے

ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا:

"خبردار! دُنیا ایک عارضی پُونجی ہے، اس میں نیک اور بد دونوں کھاتے ہیں۔ آگاہ ہوجاؤ، آخرت برحق ہے۔ اس میں قدرت والا بادشاہ فیصلہ کرے گا۔ خبردار پُوری بھلائی جنّت میں ہے اور پوری بُرائی دوزخ میں ہے۔ خبردار! تم اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تم اپنے اعمال پر پیش ہونے والے ہو۔ بس جس نے ذرہ برابر نیکی کی اس کو بھی وہ دیکھ لے گا اور جس نے ذرّہ برابر بدی کی اس کو بھی وہ دیکھ لے گا۔ تم خداوندِ عالم کے پاس ننگے بدن اور بغیر کسی سہارے کے حاضر کیے جاؤ گے۔ (خطباتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

○ اے لوگو! اطاعت کے زیور سے آراستہ ہوجاؤ اور خوف کی اوڑھنی لو، آخرت کو اپنا بنالو اور اپنے ٹھکانے کے لیے کوشش کرو۔ اور اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہیں عنقریب یہاں سے رحلت

کر کے خدا کے سامنے پہنچنا ہے۔ وہاں سوائے نیک عمل یا صدقہ جاریہ کے کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی۔ تم اپنے اعمال کے پاس پہنچو گے اور اس کا بدلہ پاؤ گے۔ سو دنیا کی چمک دمک سے دھوکہ کھا کر جنت کے بلند رتبوں سے محروم نہ رہنا، حقیقت کے چہرے سے پردہ ہٹا دیا گیا۔ شک کی گنجائش باقی نہیں رہی اور ہر ایک کو اپنا ٹھکانہ اور انجام اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد دوم)

- ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! کشتی نئی کر لے، سمندر بہت گہرا ہے۔ پُوری طرح زادِ سفر لے لے، راستہ بہت طویل ہے۔ بوجھ کم کر اور عمل خالص کر کہ جانچ کرنے والا دیکھ رہا ہے۔

ایک اور موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا:

- مسلمانو! زندگی سے اپنا حصہ ضرور لو، مگر حقوقِ الٰہی میں کوتاہی نہ کرو۔ خدا نے اسی لیے تم کو اپنی کتاب سکھائی اور اپنا راستہ دکھایا کہ سچوں اور جھوٹوں کو الگ الگ کر دیا جائے۔ اے لوگو! خدا نے تمہارے ساتھ نہایت ہی عمدہ برتاؤ کیا ہے۔ تم بھی لوگوں کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ اور جو خدا کے دشمن ہیں انہیں دشمن سمجھو اور اللہ کے دین کے لیے پوری ہمت اور کوشش کرو، اللہ نے تم کو منتخب کیا ہے اور تمہارا نام مسلمان رکھا ہے تاکہ ہلاک ہونے والا بھی صاف نشانیوں سے ہلاک ہو اور زندہ رہنے والا بھی کھلے دلائل کے ساتھ زندہ رہے۔ یہ سب اللہ کی مدد سے ہے۔

- لوگو! اللہ کو یاد کرو اور آنے والی زندگی کے لیے عمل کرو۔ جو بھی اپنا، اور اپنے خدا کا معاملہ اچھا کر لیتا ہے۔ خدا اس کا اور اپنے بندوں کا معاملہ درست فرما دیتا ہے۔ اللہ اپنے حکم کو چلاتا ہے اور اس پر کسی کا حکم نہیں چل سکتا۔ اللہ بندوں کا مالک ہے اور بندوں کا اس پر کچھ زور نہیں۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور کوئی طاقت وَر اور قوت والا نہیں ہے سوائے اس اللہ عظیم الشان کے۔'' (زاد المعاد۔ جلد دوم صفحہ ۲۵)

فکرِ آخرت

ایمان کے بعد انسان کی زندگی کو سنوارنے اور فلاح کے مقام تک پہنچانے میں سب سے بڑا دخل اللہ کے خوف اور اس کی خشیت اور آخرت کی فکر کو ہے۔ اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو ان دو باتوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ خوف کے ساتھ اُمید کا پایا جانا بھی ضروری ہے ورنہ صرف خوف کی موجودگی میں انسان پر مایوسی طاری ہونے لگتی اور صرف اُمیدیں باندھنے سے وہ لاپروائی کی روش اختیار کر لیتا ہے۔ اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا ایمان اُمید اور خوف کے درمیان محفوظ رہتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

- دانائی کی اصل اللہ کا خوف ہے۔ (بخاری)
- اگر اللہ کے قہر و جلال اور قیامت اور آخرت کے لرزہ خیز اور ہولناک (احوال کے متعلق) تمہیں وہ سب معلوم ہو جائے جو مجھے معلوم ہے، تو تمہارا ہنسنا بہت کم ہو جائے اور رونا بہت بڑھ جائے۔ (بخاری)
- اللہ کے خوف اور ہیبت سے کسی بندۂ مومن کی آنکھوں سے کچھ آنسو نکل پڑیں اگر چہ وہ مقدار میں بہت کم مثلاً مکھی کے سر کے برابر (یعنی ایک قطرہ ہی کے بقدر) ہو پھر وہ بہہ کر اس کے چہرے پر پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ اس چہرہ پر آتشِ دوزخ کو حرام کر دے گا۔ (سنن ابن ماجہ)
- جب اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی ہیبت سے کسی بندہ کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں تو اس وقت اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے کسی پُرانے سوکھے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (بزاز)
- جس شخص کی آنکھ آنسو سے بھر آئی اللہ اس کے بدن پر آگ حرام کر دیتا ہے۔ (بیہقی)
- ہوشیار اور توانا وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور موت کے بعد کے لیے (یعنی آخرت

کی نجات اور کامیابی کے لیے) عمل کرے اور نادان اور ناتواں وہ ہے جو خود کو اپنی خواہشاتِ نفس کا تابع کر دے (اور بجائے احکامِ الٰہی کے اپنے نفس کے تقاضوں پر چلے) اور اللہ سے اُمیدیں باندھے۔ (ترمذی)

- ایک انصاری پر اللہ کا خوف اس قدر غالب ہو گیا تھا کہ ہر وقت رویا کرتے تھے۔ جب وہ آگ کا ذکر سنتے تو آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔ دل میں ڈر اتنا بیٹھ گیا تھا کہ وہ گھر میں پڑے رہتے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ذکر سنا تو ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور جا کر ان کو گلے سے لگا لیا۔ انصاری پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ گر پڑے اور رُوح پرواز کر گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگو! اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرو اللہ کے خوف نے ان کا دل پاش پاش کر دیا۔ (حاکم، بیہقی)
- فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ (ان فرشتوں کو جو دوزخ پر مقرر ہوں گے) حکم دے گا کہ جس شخص نے کبھی مجھے یاد کیا یا کسی موقع پر جو بندہ مجھ سے ڈرا اس کو دوزخ سے نکال لیا جائے۔ (جامع ترمذی)

قبر پر ایک خُطبہ

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر پر خُطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''حاضرین! ہماری غفلت کا یہ حال ہے گویا موت ہمارے لیے نہیں بلکہ صرف دوسروں کے لیے مقرر ہو چکی ہے، گویا حقوق کی ادائیگی ہم پر نہیں صرف دوسروں پر واجب ہے اور جن مُردوں کے ساتھ ہم قبرستان آتے ہیں گویا وہ چند دن کے مسافر ہیں جو واپس ہو کر ہم سے ملیں گے۔ ہم ان کو تو قبر میں دفن کر دیتے ہیں اور ان کا مال ایسے اطمینان سے کھاتے ہیں گویا ہم کو ان کے بعد ہمیشہ دنیا میں ہی رہنا ہے۔ نصیحت کی ہر بات ہم بھلا بیٹھے اور ہر آفت کی طرف سے مطمئن ہو چکے۔ مبارک باد اس شخص کے لیے جو اپنے عیوب پر نظر کر کے دوسروں کی عیب جوئی سے بچ رہا۔ مبارک باد اس شخص کے لیے جس نے حلال کی کمائی اللہ کی راہ میں صَرف کی، علماء کی اور عقل مندوں کی ہم نشینی اختیار کی اور غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ چلتا رہا۔ مبارک ہے وہ شخص جس کے اخلاق ستھرے اور دل پاکیزہ ہو، لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں، مبارک ہے وہ

شخص جوضرورت سے بچا ہوا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا کرے اور فضول گفتگو سے پرہیز کرے، راہِ شریعت پر عمل کرنا اس کے لیے آسان ہو اور بدعت اسے اپنی طرف مائل نہ کر سکے۔ (کنزالعمال)

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ دیکھا کہ لوگ کسی بات پر ہنس رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسی وقت خطبہ دیا جس میں فرمایا:

○ اگر تم لذتوں کا قلع قمع کرنے والی موت کو پیشِ نظر رکھتے تو میں آج تم کو ہنستے نہ دیکھتا۔ سوموت کو اکثر اپنے سامنے رکھو، کیوں کہ قبر سے ہر روز یہ آواز آتی ہے کہ میں غربت اور تنہائی کا گھر ہوں۔ خاک میں ملا کر خاک بنا دینے والا مکان ہوں، میں کیڑوں کا مسکن ہوں۔ پس جب کوئی مومن قبر میں دفن ہوتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے، مرحبا! تیرا آنا مبارک ہو، میری پُشت پر چلنے والوں میں تُو مجھے سب سے زیادہ عزیز تھا۔ آج جب کہ تُو مُجھ سے ملا ہے میرا اسلوک دیکھ لے گا پھر اس کے لیے قبر حدِ نظر تک فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کے لیے جنّت کی طرف سے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ جب کہ کوئی بدعمل یا کافر دفن ہوتا ہے، تو قبر اسے دُھتکار کر کہتی ہے کہ تُجھے فراخی اور آرام نصیب نہ ہو۔ میری پشت پر چلنے والوں میں تو مجھے سب سے زیادہ مبغوض تھا۔ آج جب کہ تو میرے قابو میں آیا ہے تجھے میرا اسلوک معلوم ہو جائے گا۔ پھر قبر سمٹ کر اسے بھینچتی ہے حتیٰ کہ اس کی پسلیاں توڑ کر ایک دوسرے میں داخل کر دیتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر بتایا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں اس طرح داخل ہو جاتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لیے ستّر زہریلے اژدہے مقرر کیے جاتے ہیں کہ ان میں ایک بھی اگر دنیا میں پھنکار مار جائے تو ہمیشہ کے لیے زمین کی قوتِ نامیہ ختم ہو جائے۔ قیامت تک وہ اژدہے اسے ڈستے اور نوچ نوچ کر کھاتے رہیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ قبر یا تو جنّت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (ترمذی شریف جلد دوم)

عبادات

اسلام میں عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے اس سے مراد صرف نماز روزہ کی ادائیگی نہیں بلکہ انسان کا ہر وہ عمل جو خدا کی خوشنودی کے لیے کرتا ہے، عبادت ہے۔ اگر انسان کسی برائی کو صرف اس لیے چھوڑتا ہے کہ اس کے کرنے سے مالک ناراض ہوگا تو یہ برائی کا چھوڑنا بھی ایک عبادت میں داخل ہے۔ انسان کی پیدائش کا مقصد بھی عبادت ہی قرار دیا گیا۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہوا کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا، مگر اپنی عبادت کے لیے۔

نماز

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1:۔چہرہ کی زینت ہے 2:۔بدن کی راحت 3:۔دل کی روشنی ہے 4:۔قبر کی مونس ہے 5:۔زحمت دور کرنے والی ہے 6:۔آسمانوں کی کنجی ہے 7:۔میزان کے لیے بھاری ہے۔ 8:۔رب کی رضا ہے 9:۔جنّت کی قیمت ہے 10:۔جہنّم کا پردہ ہے جس نے اس کو قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے ترک کیا اس نے دین کو گرا دیا۔ (منبّہات)

- فرمایا کہ ہر چیز کی ایک نشانی ہوتی ہے اور ایمان کی نشانی نماز ہے۔ (احمد)
- قیامت کے دن جس کی نماز درست ہوگی اس کے اعمال درست ہوں گے۔ (بخاری)
- سیدھے راستے پر چلے جاؤ اعمال کا شمار نہ کیا کرو۔ اتنی بات یاد رکھو کہ تمام اعمال میں افضل نماز ہے اور وضو کی حفاظت کرنا مومن کی علامت ہے۔ (حاکم)
- جو شخص اپنی نمازوں کی ٹھیک طور پر دیکھ بھال کرے گا تو وہ اس کے لیے قیامت کے دن روشنی اور دلیل بنے گی اور باعثِ نجات ہوگی۔ (مشکوٰۃ)
- جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد)

نمازِ باجماعت

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ:

تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو اپنے اُوپر لازم کر لے کیوں کہ بھیڑیا صرف اسی بکری کو کھاتا ہے جو اپنے چرواہے سے دُور اور اپنے گلّہ سے الگ ہو جاتی ہے۔

فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز سے پچیس درجہ زیادہ افضل ہے۔(بخاری وابوداوٗد)

جس شخص نے اللہ کی طرف بلانے والے مؤذن کی آواز سُنی اور اسے کوئی ایسا عذر بھی لاحق نہیں جو اس کی پکار پر دوڑ پڑنے سے روکتا ہو، تو اس کی یہی نماز جو اس نے اکیلے پڑھی ہے (قیامت کے دن) قبول نہ کی جائے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ اور کون سی چیزیں عذر بنتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ڈر اور بیماری۔(ابوداوٗد)

بے نمازی کا انجام

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

- جو شخص نماز ترک کر دے اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہوگا اور نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ۔ اس کا حشر فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔(مشکوٰۃ، احمد، بیہقی)
- بے نمازی کا دین میں کوئی حصہ نہیں۔(حاکم)
- بے نمازی اللہ کی رحمت سے محروم ہے۔(احمد)

روزہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

- ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔(طبرانی)
- روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے بچنے کے لیے)۔(مسلم)

- ابنِ آدم کا ہر عمل اس کا اپنا ہوتا ہے لیکن روزہ میرا ہے اور اس کا بدلہ میں ہی دوں گا۔ (حدیث قدسی بخاری)
- جس نے روزے کو فرض سمجھ کر ثواب کی اُمید سے رکھا وہ بخشا گیا۔ (بخاری)
- افطار کے وقت روزہ دار جو دعا مانگے وہ قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی)
- روزہ اور قرآنِ مجید قیامت میں شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا میری وجہ سے اس بندے نے کھانا پینا ترک کیا۔ میری شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔ قرآنِ مجید کہے گا میری وجہ سے رات کو نہیں سویا میری شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ (ابوداؤد)
- کھجور سے روزہ افطار کیا کرو اس میں برکت ہے اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے افطار کیا کرو۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

- جو شخص چھ باتوں کی طرف سے مجھے اطمینان دلائے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں وہ چھ باتیں یہ ہیں۔ (1) نماز (2) زکوٰۃ (3) امانت (4) شرمگاہ کی حفاظت (5) پیٹ کو حرام مال کی کمائی سے محروم رکھنا (6) زبان کو بری باتوں سے بچانا۔ (طبرانی)

صدقہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ:

- صدقہ مسلمان کی عمر بڑھاتا ہے۔ بُری موت سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان میں کِبر اور فخر پیدا نہیں ہوتا۔ (طبرانی)
- صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا۔ گناہ معاف کر دینے والوں کی عزت بڑھائی جاتی ہے۔ تواضع کی روش اختیار کرنے والوں کا مرتبہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

صدقۂ فطر

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

- اگر کوئی شخص کھجور خیرات کر کے اپنے آپ کو دوزخ سے بچا سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو دوزخ سے بچا لے۔ (بخاری و مسلم)
- اللہ تعالیٰ نے فطرہ کی زکوٰۃ کو اُمت پر واجب کیا تا کہ وہ ان لایعنی اور بے حیائی کی باتوں سے جو روزہ کی حالت میں روزہ دار سے سرزد ہو جاتی ہیں کفارہ بنیں اور غریبوں اور مسکینوں کے کھانے کا انتظام ہو جائے۔ (ابو داؤد)

قربانی

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عیدالاضحیٰ کے دن اللہ تعالیٰ خون بہانے سے زیادہ کوئی عمل عزیز نہیں۔ وہ قربانی کے دن اپنے سینگوں، پاؤں، کھروں سمیت آئے گی۔ بے شک قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہو جاتا ہے۔ بس اس قربانی کے ساتھ اپنے دل کو خوش کرو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حج

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

- حج کی ادائیگی میں جلدی کرو، کیونکہ تم میں سے کوئی شخص نہیں جانتا کہ آئندہ کیا پیش آنے والا ہے۔
- جس نے حج کیا اور اس دوران فسق کی باتوں سے اور فحش کلام سے بچا رہا تو وہ حج سے ایسا پاک صاف ہو کر لوٹتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔
- حاجیوں کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ الٰہی حاجی کو بخش دے اور جس کے لیے حاجی مغفرت طلب کرے، اس کو بھی بخش دے۔ (ابن خزیمہ)

جہاد فی سبیل اللہ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا۔ سائل نے پوچھا اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (بخاری و مسلم)

- ایک شخص مسلمان ہوا اور مسلمان ہوتے ہی جہاد میں شرکت کا موقع مل گیا اور شہید ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کا عمل اگرچہ قلیل تھا، مگر یہ شخص کثیر اجر کا مالک ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)
- فرمایا جو پاؤں اللہ کے راستے میں گرد آلود ہوئے ان کو جہنم کی آگ مَس نہیں کر سکتی۔ (بخاری)
- اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشان بہت ہی زیادہ پسند ہے۔ ایک آنسو کا وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے نکلے اور دوسرے خون کا وہ قطرہ جو جہاد میں کسی زخم سے ٹپکے۔ ایک وہ نشان جو فرائض کے ادا کرنے کے بعد جسم کے کسی حصہ پر رہ جائے۔ (ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ تم کن لوگوں کو شہید سمجھتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ ارشاد فرمایا اس طرح تو میری اُمّت میں شہداء کی تعداد بہت ہو جائے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا پھر شہید کون ہے؟ فرمایا: جو اللہ کی راہ میں مارا گیا، وہ شہید، جس نے طاعون کی وَبا پر صبر کیا اور طاعون سے مر گیا وہ شہید اور پانی میں ڈوب کر مر گیا وہ شہید۔ (مسلم)

- فرمایا جو اللہ کے راستے میں کفار سے صرف اتنی دیر لڑا جتنی دیر ایک اونٹنی کا دودھ دوہا جاتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ (ابو داوٗد)
- جس نے سچے دل سے شہادت کی دعا مانگی پھر مر گیا یا مارا گیا اس کے لیے شہید کا ثواب ہے۔ (ابو داوٗد)
- جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہوا وہ قیامت کے دن اس شان سے اُٹھے گا کہ اس کا خون ٹپکتا ہو گا۔ خون کی رنگت زعفران کے مشابہ ہو گی اور خون میں مُشک کی خوشبو آ رہی ہو گی۔ (ابو داوٗد)

اخلاقیات

اسلام نے حُسنِ اخلاق پر بہت زور دیا ہے۔حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے حُسنِ اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ حُسنِ اخلاق نام ہے خوش روئی کا، مال خرچ کرنے کا اور کسی کو تکلیف نہ دینے کا۔بہترین اخلاق ہی وہ جوہر ہے جو صحیح معنوں میں انسان کو انسان بناتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

- میں اعلیٰ اخلاق کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔(حاکم)
- بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔(ابن ماجہ)
- بہترین ایمان خوش خلقی ہے۔(ابن ماجہ)
- مومنوں میں کامل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔(حاکم)
- کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتادوں جس پر دوزخ کی آگ حرام ہے اور جو دوزخ کی آگ پر حرام کیا گیا ہے۔یہ وہ شخص ہے جو نرم مزاج کا مالک، نرم طبیعت اور نرم خُو ہو اور مخلوق سے محبت کرنے والا ہو۔(مسلم)
- قیامت کے دن مومن کے میزان میں جو سب سے وزنی اور بھاری چیز رکھی جائے گی وہ اس کے اچھے اخلاق ہوں گے۔(ابوداؤد)
- صاحبِ ایمان بندہ اچھے اخلاق سے اللہ کے ہاں وہ مرتبہ اور درجہ حاصل کر لیتا ہے جو رات بھر نفلی نمازیں پڑھنے اور دن کو روزہ رکھنے والوں کو ملتا ہے۔(ابوداؤد)

مکارمِ اخلاق کی بُنیادیں

تقویٰ

- بندہ اہلِ تقویٰ کا مقام نہیں پا سکتا تاوقتیکہ وہ ان چیزوں کو ہی چھوڑ دے جن میں 'بظاہر' کوئی حرج نہیں۔ اس اندیشہ سے کہ کہیں وہ ان چیزوں میں مبتلا نہ ہوجائے جن میں حرج (گناہ) ہے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بچتی رہنا اس لیے کہ ان کے بارے میں بھی اللہ کے ہاں باز پُرس ہوگی۔ (ابن ماجہ)

توکّل

- فرمایا: آدمی کا دل ہر وادی میں بھٹکتا رہتا ہے۔ تو جو شخص اپنے دل کو وادی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دے گا تو اللہ تعالیٰ کو پروا نہ ہوگی کہ اس کو کون سی وادی تباہ کرتی ہے اور جو شخص اللہ پر توکّل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو وادیوں اور راستوں میں بھٹکنے اور تباہ ہونے سے بچائے گا۔
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میں اونٹ باندھ کر توکل کروں یا اسے چھوڑ کر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے باندھ لے پھر اللہ پر توکل کر۔
- آدمی کی خوش نصیبی یہ ہے کہ جو کچھ اللہ اس کے لیے فیصلہ کرے وہ اس سے راضی ہو اور اس پر قناعت کرے اور آدمی کی بدنصیبی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور فیصلہ پر ناراض ہو۔ (ترمذی)

صبر اور شکر

- فرمایا: مومن کا معاملہ عجیب ہے کہ اس کا سارا کام خیر ہی خیر ہے۔ یہ (سعادت) مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اُسے دُکھ پہنچتا ہے تو صبر کرتا ہے، یہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر

اسے خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ سراپا شکر بن جاتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے بہتر ہوتا ہے یعنی وہ ہر حال میں خیر ہی خیر سمیٹتا ہے۔(مسلم مشکوٰۃ)

- جو شخص کھانا کھائے اور پھر یہ کہے کہ شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے کھانا دیا بغیر میری اپنی تدبیر اور طاقت کے تو اس کے وہ گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں وہ معاف ہو جائیں گے۔(ابوداؤد)
- شکر گزار بے روزہ دار انسان، صبر کرنے والے روزے دار کی طرح ہے۔(ترمذی مشکوٰۃ)

ضبطِ نفس

- فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو (حریف کو میدان میں) پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصّہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔(مسلم مشکوٰۃ)

ایمانی اخلاق

فرمایا تین باتوں کا شمار ایمانی اخلاق میں ہوتا ہے۔

1 جب غصّہ آئے تو انسان (مغلوب ہو کر) باطل کے جوہڑ میں نہ ڈوب جائے۔

2 جب خوش ہو تو خوشی (کی بہتات) راہِ حق سے برگشتہ نہ کرے۔

3 جب قدرت اور اقتدار پائے، تو وہ چیز نہ لے جس پر اس کا کوئی حق نہیں۔(المعجم الصغیر)

عفو حلم

- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات کے معاملے میں کسی سے کبھی بھی انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت (شعائر اللہ یا حدود اللہ) پامال ہوتی، تو آپ اللہ کے لیے انتقام لیتے (بخاری و مسلم)

وقار و سنجیدگی

- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ عبدالقیس کے وفد کے لیڈر کو (جن کا لقب اشج تھا) خطاب کر کے (تعریف کے طور پر) فرمایا تمہارے اندر دو ایسی خوبیاں پائی جاتی ہیں جو اللہ کو پسند ہیں اور وہ ہیں بردباری (غیر جذباتیت) اور وقار و سنجیدگی۔(مسلم شریف)

○ فرمایا، جب تم اقامت سُنو تو نماز (مسجد) کی طرف اس طرح چلو کہ وقار واطمینان کا انداز نمایاں ہو۔اس موقع پر بھگدڑ مت مچاؤ۔(مشکوٰۃ انتخابِ حدیث)

راز داری

○ فرمایا: اپنی ضروریات کے حصول میں کامیابی کے لیے راز داری سے مدد لو، کیونکہ فَاِنَّ کُلَّ ذِیْ نِعْمَۃٍ مَحْسُوْدٌ ہر صاحبِ نعمت محسود ہے (یعنی وہ رشک وحسد کا نشانہ بنتا ہے) (طبرانی)

مطلب یہ ہے کہ آدمی کو اپنے تمام عزائم کو قبل از وقت لوگوں سے کہتے نہ پھرنا چاہیے، اس طرح وہ حاسدوں کے زہریلے اثرات اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

شہرت سے پرہیز

○ فرمایا: اللہ متقی، گم نام اور غنی بندے کو پسند کرتا ہے اور سادہ زندگی گزارنا ایمان میں سے ہے۔(مسلم۔مشکوٰۃ)

حیا

○ حیا ایمان کا پھل ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا اور بدزبانی سخت دل کا اثر ہے اور سخت دلی آگ میں لے جائے گی۔(گلدستہ احادیث)

○ حیا اسلام کے طریقوں میں سے ہے اور زیادہ بکواس کرنا نحوست ہے۔اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًاوَّ خُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ (ابن ماجہ)

○ ہر مذہب کی خاص خصلت ہوا کرتی ہے اور اسلام کی خصلت حیا ہے۔

○ حیا خوبی ہے، لیکن عورتوں میں اس کا ہونا زیادہ خوبی ہے۔(حیا عورتوں کا بہترین زیور ہے)۔

زبان کی حفاظت

○ اگر کوئی شخص مجھے اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے دے، تو میں اس

کے لیے جنت کی ضمانت لے لوں گا۔(بخاری)

○ بندہ ایک بات اپنی زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی خوشنودی کی بات ہوتی ہے بندہ اس کا خیال نہیں کرتا (یعنی اس کو اہمیت نہیں دیتا) لیکن اللہ اس بات کی بدولت اس کے درجے بلند کرتا ہے۔ اسی طرح آدمی اللہ کو ناراض کرنے والی بات زبان سے لاپروائی کے ساتھ نکالتا ہے جو اسے جہنم میں گرا دیتی ہے۔(بخاری شریف)

قناعت

○ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ سلم وَ کَانَ رِزْقہ کَفَافًا وَّ قَنَّعهُ الله۔ فرمایا کہ جس نے اسلام قبول کیا اور اسے گزارے کے مطابق روزی میسر آ گئی اور اللہ نے اسے اپنی دی ہوئی روزی پر قناعت کی توفیق بخشی تو وہ فلاح و کامرانی سے ہمکنار ہوا۔(ترمذی 2348)

سادہ زندگی

○ فرمایا کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بلاشبہ سادگی ایمان کی نشانی ہے! بلاشبہ سادگی ایمان کی نشانی ہے۔ (دو مرتبہ آپ ﷺ نے یہ بات بیان فرمائی) (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

خیر خواہی

○ اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔(بخاری و مسلم)

تواضع و انکساری

○ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بار خطبہ دیا کہ اے لوگو! تواضع اور انکساری اختیار کرو، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو اللہ کے لیے جھکتا ہے اللہ اسے بلند کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے حالانکہ لوگوں کی نگاہوں میں بڑا ہے، جس نے تکبر کیا اسے اللہ تعالیٰ گرا دیتا ہے تو وہ لوگوں کی نگاہوں میں چھوٹا ہو جاتا ہے، حالانکہ وہ خود اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ان کے سامنے کتّے اور سُور سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔(مشکوٰۃ)

وعدہ کا ایفا

- فرمایا: وعدوں کو پورا کرنا ایمان کی نشانیوں میں سے ہے۔
- جو عہد کا پابند نہیں اس کا دین نہیں اور جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں۔

(مسند احمد 13637)

سلام

- ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا اسلام کا کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا اور ہر مسلمان کو سلام کرنا خواہ تو اسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو (یعنی پہلے سے دوستی یا بے تکلفی ہو یا نہ ہو)۔ (بخاری و مسلم)
- فرمایا تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ مومن نہیں بنتے۔ اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک باہم محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں وہ تدبیر نہ بتاؤں جس سے تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔ (مسلم)
- سلام کو پھیلاؤ سلامتی میں رہو گے۔

سادگی اور صفائی

- فرمایا سادہ زندگی ایمان کی علامت ہے۔ (ابو داوٗد)
- پاک صاف رہنا نصف ایمان ہے۔ (مسلم)
- صفائی رکھا کرو کیونکہ اسلام صاف اور پاکیزہ ہے۔ (ابن ماجہ)
- تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں۔ (تم منہ سے قرآن پڑھتے ہو) اسے مسواد سے صاف رکھا کرو۔ (طبرانی)
- جسم کی پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔ اپنے صحن اور گھروں کو صاف رکھو۔ (طبرانی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں مسجد میں ایک آدمی داخل ہوا جس کے سر

اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے تو حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ جا کر اپنے سر کے بال اور داڑھی کو درست کرو، چنانچہ وہ گیا اور بالوں کی درستگی کے بعد آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ بہتر نہیں ہے اس بات سے کہ آدمی کے بال اُلجھے ہوئے ہوں۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ شیطان ہے۔(مشکوٰۃ)

ہنسنا اور مُسکرانا

- قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے اور تبسم اللہ کی طرف سے ہے۔
(معجم الصغیر 1057 عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)
- مومن کا چہرہ ہشاش بشاش اور دل غمگین رہتا ہے۔(حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے)

رحمت

- جو رحم کرنے والے ہیں رحمان پر ان پر رحم کرتا ہے۔تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔(ابوداؤد۔ترمذی)
- جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے(ترمذی۔مشکوٰۃ)
- رحمت کسی سے نہیں چھینی جاتی، مگر اُس سے جو بدبخت ہو۔(مشکوٰۃ)

دکھ درد میں شرکت

- تم مومنوں کو باہم رحم دلی اور باہم اُلفت ولگاؤ اور باہم تکلیف کے احساس میں پاؤ گے جیسے ایک جسم کہ اگر ایک عضو بیمار ہوجائے تو سارا جسم بخار اور شب بیداری کے ذریعہ اس کی بیماری میں شرکت کرتا ہے۔(بخاری ومسلم)
- ایک مُسلمان دوسرے مُسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہونا چاہیے اور ایک دوسرے کے لیے اسی طرح مضبوطی اور قوت کا باعث ہونا چاہیے جیسے مکان کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کے لیے۔اس کے بعد آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں۔(بخاری۔مسلم۔مشکوٰۃ)

رذائل اخلاق

تکبر

- فرمایا متکبر آدمی جنت میں داخل نہ ہوگا اور نہ وہ جو جھوٹی شیخی بگھارتا ہے۔(ابوداؤد)
- جس نے تکبر کیا اللہ اس کو ذلیل کرے گا۔(کتاب فردوس)
- انسان تکبر کرتا رہتا ہے اور اپنے نفس کو اچھا سمجھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام جبارین کی فہرست میں داخل کیا جاتا ہے اور پھر اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جاتا ہے جس کا وہ مستحق ہے (یعنی پھر اسے عذاب دیا جاتا ہے)(ترمذی)
- متکبر قیامت کے دن چیونٹیوں کی مثل ہوں گے۔ان کو اہلِ محشر روندتے ہوں گے۔آگ ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی۔جہنم کے ایک خاص قید خانے میں ان کو عذاب دیا جائے گا۔(یعنی ان بدبختوں کی انتہائی تذلیل کی جائے گی اور ان کو دوزخیوں کے زخموں سے نکلا ہوا خون پینے کو دیا جائے گا۔(ترمذی)

ریا

- فرمایا: تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے۔(ابن ماجہ)
- جس نے نماز، روزہ اور صدقہ دنیا کے دکھاوے کے لیے کیا وہ مشرک ہوگیا۔(بیہقی)
- آخرت کے کام میں دُنیا کی شہرت کا طالب ذلیل ورُسوا ہوتا ہے اس کا نام دوزخ میں لکھ دیا جاتا ہے، اس کا چہرہ بگاڑ دیا جاتا ہے اور اس کا ذکر مٹ جاتا ہے۔(طبرانی)
- جو شخص آخرت کے عمل میں آخرت کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ دنیا کا ارادہ کرتا ہے تو وہ تمام آسمانوں اور زمینوں میں ملعون بنا دیا جاتا ہے۔(طبرانی)

بُخل اور تنگدلی

- مومن وہ نہیں ہے جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور پڑوس میں اس کا ہمسایہ بھوکا تڑپ رہا ہو(مشکوٰۃ)

تین چیزیں انسان کو ہلاک کرنے والی ہیں:

(1) بخل کی پیروی (2) نفس کا اِتّباع (3) خودرائی وخود بینی

غصّہ

○ فرمایا غصّہ کا تعلق شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی ٹھنڈا کر سکتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔ (احمد۔ ابوداوَد)

○ جہنم میں ایک دروازہ ہے۔ اس سے وہی لوگ داخل ہوں گے جن کا غصہ کسی گناہ کے بعد ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ (طبرانی)

○ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے معاویہ رضی اللہ عنہ! غصہ نہ کیا کر، غصہ ایمان کو بگاڑ دیتا ہے۔ (طبرانی)

○ جس نے غصہ کو روک لیا اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو روک لیتا ہے۔ اور جو اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے اللہ اس کے عیوب کو چھپا لیتا ہے۔ (طبرانی)

جھوٹ اور نفاق

○ فرمایا جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو، اس لیے کہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھاتا ہے اور بدی جہنم میں لے جاتی ہے۔ (احمد)

○ چار خصلتیں جس میں ہوں گی وہ پکا منافق ہوگا۔ جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی، تو اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اس کو ترک کر دے۔ وہ چار خصلتیں یہ ہیں:

۱۔ اس کے پاس جب امانت رکھی جائے، تو خیانت کرے۔

۲۔ جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے۔

۳۔ جب وعدہ کرے تو پُورا نہ کرے۔

۴۔ جب کسی سے جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اُتر آئے۔(بخاری ومسلم)

دوسروں کی مصیبت پر خوش ہونا

- فرمایا تو اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا (اور مصیبت ہٹا دے گا) اور تجھے اس مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔(ترمذی)

بڑی خیانت

- فرمایا: سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو اور وہ تمہاری بات کو سچ سمجھے حالانکہ تم نے جو بات اس سے کہی وہ جھوٹی تھی۔(ابو داؤد)

فحش گوئی اور بدزبانی

- فرمایا: قیامت کے دن سب سے وزنی چیز جو مومن کے ترازو میں رکھی جائے گی وہ اس کا حُسنِ اخلاق ہوگا اور اللہ اس شخص سے بغض رکھتا ہے جو زبان سے بے حیائی کی بات نکالتا ہے اور بدزبانی کرتا ہے۔(مشکوٰۃ)
- فحش اور بدگوئی کا تعلق شیطان سے ہے۔ یہ دونوں آگ سے قریب اور جنت سے دور کرتے ہیں۔(طبرانی)
- جس میں فحش ہوگا اس کا عیب ظاہر ہو جائے گا اور حیادار میں زینت کی خوبی پیدا ہو جائے گی۔(ابن ماجہ)
- ابنِ آدم کے اکثر گناہ اس کی زبان سے سرزد ہوتے ہیں۔(طبرانی)
- قیامت کے دن بدترین صورت میں اللہ کے سامنے وہ شخص ہوگا جس کی فحش گوئی اور بدگمانی کی وجہ سے لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہو۔(طبرانی)

دورخاپن

- فرمایا: قیامت کے دن بدترین آدمی اس شخص کو پاؤ گے جو دُنیا میں دو چہرے رکھتا تھا۔ کچھ

لوگوں کے ساتھ ایک چہرے سے ملتا تھا اور دوسرے لوگوں سے دوسرے چہرے کے ساتھ۔(متفق علیہ)

- جو شخص دنیا میں دوُرخا پن اختیار کرے گا قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔(ابوداؤد)

غیبت

- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شبِ معراج میں دیکھا کہ ایک قوم مردار اور مرے ہوئے جانور کھا رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کون لوگ ہیں ۔ جواب ملا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی ان کی غیبت کرتے تھے۔(ابوداؤد)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ اپنے ناخنوں سے اپنے منہ اور سینہ کو نوچ رہے ہیں۔ دریافت فرمایا یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی ان کی غیبت کرتے تھے)۔(ابوداؤد)
- غیبت اور چغل خوری ایمان کو اس طرح جھاڑ کر رکھ دیتی ہے جس طرح چرواہا پتوں والی ٹہنی کو جھاڑ دیتا ہے۔(ابوداؤد)

حسد

- فرمایا اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو بھسم کر ڈالتی ہے۔(ابوداؤد)
- لوگوں پر ہمیشہ بھلائی اور خیر سایہ فگن رہے گی جب تک وہ باہم حسد نہ کریں۔(طبرانی)
- حاسد، چغل خور اور کاہن یہ تینوں نہ میرے ہیں اور نہ میں ان کا ہوں۔(طبرانی)

○ جوحسد کرے وہ ہم میں سے نہیں۔(طبرانی)

چُغلی

○ فرمایا: چُغلی کھانے والا جنّت میں داخل نہ ہوگا۔(بخاری ومسلم)

○ چغلی، گالی اور جاہلانہ عصبیت جہنّم میں ہیں۔(طبرانی)

○ نبی ﷺ نے دواشخاص کو قبر میں عذاب ہوتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ ایک ان میں چغل خور ہے اور دوسرا وہ ہے جو پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔(بخاری ومسلم)

سات چیزوں سے اجتناب

○ فرمایا: سات چیزوں سے بچو جو ہلاک کردینے والی ہیں: (1) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (2) جادو کرنا (3) کسی کو ناحق قتل کرنا (4) سود کھانا (5) یتیم کا مال ہضم کرجانا (6) میدانِ جہاد سے بھاگنا (7) بھولی اور پاک دامن عورتوں پر زِنا کی تہمت لگانا۔(صحاح ستّہ)

فاسق کی تعریف

○ فرمایا، جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو غصّہ آتا ہے اور اس کی وجہ سے عرشِ الٰہی ہلنے لگتا ہے۔(مشکوٰۃ)

لعنت وتکفیر

○ فرمایا: کسی مسلمان بھائی کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کُفر ہے۔(بخاری ومسلم)

جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان پر چڑھتی ہے، لیکن آسمان کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں پھر وہ زمین پر لوٹتی ہے، لیکن یہاں بھی اسے کوئی راستہ نہیں ملتا۔ وہ لعنت چاروں طرف راستہ تلاش کرتی ہے، جس پر یہ لعنت کی گئی اگر وہ شے حقیقتاً لعنت کی مستحق تھی تو یہ کیفیت اس پر واقع ہوجاتی ہے، ورنہ پھر لعنت کرنے والے ہی پر لوٹ جاتی ہے۔(ابوداؤد)

○ جب کوئی دشمن مسلمان بھائی کو ''کافر'' کہتا ہے تو ان دونوں میں سے ایک شخص یقیناً کافر ہوجاتا ہے جس کو کافر کہا گیا اگر وہ حقیقتاً کافر نہیں تو یہ کُفر اسی پر لوٹ جاتا ہے جس نے غیر

کافر کو کافر کہا۔ (بخاری و مسلم)

گفتگو میں تصنع و بناوٹ

- فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب اور زیادہ محبوب تم میں سے ہوں گے جو اخلاق میں بہتر ہوں اور مجھ سے زیادہ دور اور زیادہ ناپسند وہ ہوں گے جو تم میں سے اخلاق میں برے ہیں، جن کی زبان قینچی کی طرح چلتی ہے اور جو منہ پھلا کر تکلّف سے باتیں بناتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

ظلم

- فرمایا: ظلم قیامت کے دن ظالم کے لیے سخت اندھیرا بنے گا۔ (متفق علیہ)
- اللہ کے نزدیک، مخلوق کے بدترین دشمن ظالم بادشاہ ہیں۔ (ترمذی)
- سب سے زیادہ سخت عذاب ظالم بادشاہ کو دیا جائے گا۔ (ترمذی)
- مظلوم کی آہ و بکا سے بچو، اس لیے کہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ کسی صاحبِ حق کو اس کے حق سے محروم نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جن باتوں کو شارع نے منع فرمایا ہے اگر تُو ان سے بچے گا تو، تُو گویا سب سے بڑا عبادت گزار ہوگا۔“ (ترمذی)

حُقُوقُ العِبَاد

شریعتِ اسلامیہ حقوق وفرائض کا مجموعہ ہے۔قرآن وحدیث میں کثرت سے حقوق کی ادائیگی اور صلۂ رحمی کا حکم دیا گیا ہے۔ان احکام کے مطالعہ کے بعد اللہ اور آخرت کا ماننے والا شخص دوسروں کی حق تلفی کی جرأت نہیں کرسکتا۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

والدین کے حقوق

- شرک کے بعد سب سے بڑا جرم والدین سے سرکشی ہے۔(ابن ماجہ)
- نماز کے بعد سب اچھے کاموں سے بڑھ کر اچھا کام والدین کی اطاعت ہے۔(بخاری)
- جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔(مسلم)
- اللہ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی (غصہ) والدین کی ناراضگی میں ہے۔(مسلم)
- تم اپنے والدین سے اچھا سلوک کرو، تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی۔ (مسلم)
- کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کے ساتھ نافرمانی کرنا ہے۔(مسلم)
- والدین کا نافرمان جنت میں نہ جائے گا۔(طبرانی)
- شرک، والدین کی نافرمانی اور میدانِ جہاد سے بھاگنا ایسے مذموم فعل ہیں کہ ان کی موجودگی میں کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوسکتا۔(طبرانی)
- ماں باپ کے فرمانبردار کو مبارک ہو۔اللہ اس کی عمر دراز کرے۔(حاکم)

بڑے بھائی کا حق

- فرمایا: بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے جیسے والد کا حق اولاد پر۔ (بہیقی)

شوہر کا حق

- حضور ﷺ سے کسی نے پوچھا کون سی عورت بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ عورت جسکا شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کرے۔ اور جب وہ حکم کرے تو اس کا کہنا مانے اور اپنے نفس کے بارے میں اس کی مخالفت نہ کرے (کہ بغیر اس کی اجازت کے کہیں جائے یا کسی سے ملے) اور اس کی مرضی کے خلاف اس کے مال میں تصرّف نہ کرے۔ (مشکوٰۃ)

بیوی کا حق

- فرمایا کامل ایمان والوں میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو اچھے اخلاق والے ہوں اور اپنی بیوی کے ساتھ سب سے زیادہ نرم طبیعت والے ہوں۔ (ترمذی)
- حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ’’عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ تم نے ان کو اللہ کے عہد کے ساتھ (اپنے قبضہ میں) لیا ہے اور اللہ کی شریعت کے سبب ان سے نفع حاصل کرنے کے مستحق ہوئے ہو‘‘۔ (طبرانی)

اولاد کا حق

- انسان اپنے بچے کو ادب سکھائے تو یہ ایک صاع صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ (طبرانی)
- لڑکیوں کی پرورش ایک امتحان ہے جو اس میں پورا پورا اُترا وہ کامیاب ہوگیا۔ (مشکوٰۃ)
- بیٹے کے لیے باپ کا کوئی عطیہ اس سے افضل نہیں کہ وہ اسے اچھی تعلیم و تربیت دے۔
- سب سے کامل ایمان ان کا ہے جن کے اخلاق پسندیدہ ہیں اور جو اپنے گھر والوں پر مہربان ہو۔

- اپنی اولاد کونماز پڑھنے کا حکم دو جبکہ وہ سات سال کی ہوجائے۔(راہِ عمل)

رفیق سفر کا حق

- فرمایا جس کے پاس سواری پر جگہ ہوتو اس کو چاہیے کہ بغیر سواری والے کوسوار کرے اور جس کے پاس خوراک بچی ہو وہ بغیر خوراک والے کو کھلائے اور اسی طرح دوسری چیزوں کے متعلق ارشاد فرمایا۔(احمد)

پڑوسی اور ہمسائے کے حقوق

- فرمایا: جو اللہ اور روزِ محشر پر یقین رکھتا ہو اس سے کہہ دو کہ پڑوسی کا خیال رکھے اور اس کی تکریم کرے۔(احمد)
- وہ شخص کامل مومن نہیں جس کے شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔
- جو خود شکم سیر ہو کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہے، اس کا ایمان ناقص ہے۔
- کافر ہمسائے کا بھی تم پر حق ہے، مسلمان ہمسائے کا اس سے زیادہ اور رشتہ دار ہمسایہ کا اس سے بھی زیادہ تم پر حق ہے۔(مسلم)

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق

- فرمایا، جب تم کسی مسلمان سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو۔ جب وہ تمہیں دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرو۔ جب تم سے کوئی خیر خواہی کی بات چاہے تو تم اس کی خیر خواہی کی بات کرو۔ جب کوئی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم یرحمك الله کہو۔ جب بیمار ہو تو اس کی مزاج پرسی کرو اور جب مرجائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو۔

جانوروں کے حقوق

- فرمایا: لوگو! تم جانوروں پر جو سختیاں کرتے ہو، اگر ان کو اللہ معاف کردے، تو جان لو اس نے تمہارے بہت سے گناہ معاف کردیے۔(مسند احمد، جلد چہارم)

- جس نے چڑیا یا اس سے چھوٹے جانور کو اس کے حق کے بغیر ذبح کیا تو اللہ اس کے بارے میں تم سے باز پُرس کرے گا۔(مشکوٰۃ)
- ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک بار عرض کیا کہ مجھ کو بکری ذبح کرتے وقت رحم آجاتا ہے۔فرمایا اگر تم بکری پر رحم کرتے ہو اللہ تم پر رحم فرمائے گا۔(مسند امام حنبلؒ)
- ایک بڑی عابدہ عورت کو اللہ نے محض اس وجہ سے عذاب دیا تھا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ کر بھوکا مار ڈالا تھا۔(بخاری)
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہُد ہُد، چیونٹی، شہد کی مکھی اور بلی وغیرہ کو مارنے کی خاص ممانعت فرمائی ہے۔(مشکوٰۃ)

مریض کی عیادت

- فرمایا: جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔
- جب تم کسی مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اسے تسلی دو اور اس کے رنج والم کو دور کرنے کی کوشش کرو۔(شعب الایمان 8778)
- جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کراؤ۔(شعب الایمان 8779)
- جس نے کسی مریض کو اُس کے حسبِ خواہش کوئی چیز کھلائی، اللہ اسے جنت کا پھل کھلائے گا۔
- جو مریض کی عیادت کرتا ہے، وہ گویا رحمت کے دریا میں داخل ہوتا ہے اور جو مریض کے پاس بیٹھتا ہے (اس کی تیمارداری کرتا ہے) وہ گویا رحمت کے دریا میں ڈوب جاتا ہے۔(مسند احمد 12782)
- جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ کی رضا کی خاطر کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کے لیے چلتا ہے تو ایک پکارنے والا پُکارتا ہے تُو مبارک ہے، تیرا چلنا مبارک ہے تُو نے جنت

میں جگہ بنالی۔(ترمذی،سنن ابن ماجہ)

آدابِ مجلس

○ جو شخص کسی مجلس سے (کسی ضرورت کے تحت) اُٹھے اور پھر واپس آجائے، تو اپنی جگہ کا وہی زیادہ حق دار ہے۔(مسلم)

حقوق العباد میں کوتاہی کا انجام

○ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جانتے ہو کہ تم میں مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ مفلس ہمارے ہاں وہ شخص ہے جس کے پاس نہ تو درہم ہو اور نہ کوئی اور سامان۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت میں اپنی نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ اللہ کے پاس حاضر ہوگا اور اسی کے ساتھ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کے مال پر ناجائز قبضہ کیا ہوگا یا کسی کو قتل کیا ہوگا، کسی کو ناحق اس نے مارا ہوگا۔ ان تمام مظلوموں میں اس کی نیکیاں بانٹ دی جائیں گی۔ پھر اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں اور مظلوموں کے حقوق ابھی باقی ہیں تو ان کی غلطیاں اس کے حساب میں ڈال دی جائیں گی اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔(مسلم شریف)

خالق کے مقابلے میں مخلوق کو ترجیح دینا

○ فرمایا: جس نے لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اللہ کو ناراض کیا تو اللہ بھی ایسے نالائق سے ناراض ہوجاتا ہے اور جن لوگوں کی خاطر اس نے اللہ کو ناراض کیا وہ بھی اس سے راضی نہیں رہتے۔(طبرانی)

○ جس شخص نے کسی ایسے کام سے بادشاہ کو راضی کیا جو اللہ کے غصہ کا موجب تھا تو یہ شخص دین سے باہر ہوگیا۔(بخاری)

○ جس نے اللہ کو ناراض کرکے لوگوں کو دوست بنایا ہوگا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے وہ اس

حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضب ناک ہوگا۔

- جس نے اللہ کو راضی کرنے کے لیے لوگوں کے ناراض ہونے کی پرواہ نہ کی تو اللہ اس بندہ کی حمایت کے لیے کافی ہے اور جس نے لوگوں کو خوش رکھنے کی فکر اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا خیال نہ کیا تو اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو لوگوں ہی کے حوالے کر دیتا ہے اور اپنی حمایت اس سے ہٹا لیتا ہے۔ (ابن حبان)

معاشرت

گھریلو زندگی

- آپ ﷺ نے فرمایا: عورت سے چار چیزوں کی بُنیاد پر شادی کی جاتی ہے۔ اس کے مال کی بنیاد پر، خاندانی شرافت کی بُنیاد پر، خوبصورتی کی بُنیاد پر اور اس کے دین کی بُنیاد پر۔ تو تم دیندار عورت کو حاصل کرو اللہ تمہاری بھلائی کرے۔ (مشکوٰۃ 3138)
- فرمایا: جب تمہارے پاس شادی کا پیغام کوئی شخص لائے جس کے دین و اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے شادی کر دو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑی خرابی پیدا ہوگی۔ (ترمذی)

والدین کی اطاعت

- فرمایا: ذلیل ہو وہ شخص۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ بیان فرمائی اور فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنّت حاصل نہ کی۔ (مسلم 2551)

اولاد

- فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے، مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد ملتا رہتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ صدقہ جاریہ کر جائے، دوسرے ایسا علم چھوڑ جائے جس سے دوسرے لوگ فائدہ اُٹھائیں، تیسرے نیک لڑکا جو اس کے لیے دعا کرتا رہے۔

یتیم

- فرمایا: میں اور یتیم کا سرپرست نیز دوسرے محتاجوں کے سرپرست ہم دونوں جنّت میں

اس طرح ہوں گے۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔ (بخاری۔ ترمذی، مسلم)

- فرمایا: مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو۔ اور مُسلمانوں کا سب سے بدتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہو۔ (بخاری، ابن ماجہ)
- ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی شقاوت اور سختی کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیر اور مسکینوں کو کھانا کھلا۔ (مسند احمد)

معاملات

مومن کی زندگی عبادت، اخلاق اور معاملات سے عبارت ہے۔ اسی لیے اسلام نے معاملات کے سلسلے میں نہایت واضح ہدایات ہمیں دیں کہ ایک مسلمان معاملات میں، تجارت میں، اخلاقی حدود کا پاس رکھتے ہوئے کسی قسم کی غلط بیانی یا دھوکہ بازی کا شکار نہ ہونے پائے۔

تجارت

- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سچائی کے ساتھ معاملہ کرنے والا امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں، صدّیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)
- اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو خریدنے، بیچنے اور قرض کا تقاضا کرنے میں خوش اخلاقی برتتا ہے۔ (بخاری)
- قیامت کے دن تاجر لوگ بدکار کی حیثیت سے اُٹھائے جائیں گے، سوائے ان تاجروں کے جنھوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ اختیار کیا۔ (یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچے رہے) اور نیکی اختیار کی (یعنی لوگوں کو پورا حق دیا، اور سچائی کے ساتھ معاملہ کیا۔ (ترمذی)
- رافع رضی اللہ عنہ بن خدیج فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسولؐ سب سے زیادہ اچھی کمائی کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور وہ تجارت جس میں تاجر بے ایمانی اور جھوٹ سے کام نہیں لیتا۔ (مشکوٰۃ)

کسب حلال

- فرمایا: جو شخص دنیا میں سوال سے بچنے، اہل وعیال پر خرچ کرنے اور پڑوسی پر مہربانی کرنے کے لیے حلال کی روزی حاصل کرے گا اس کا چہرہ قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا اور وہ اسی حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اور جو شخص

حلال روزی فخر کرنے اور دکھانے کے لیے کمائے گا اللہ تعالیٰ اس پر قیامت کے دن غضبناک ہوگا۔

- فرمایا: لوگو! اللہ سے ڈرو۔ کمائی میں شریعت کا خیال رکھا کرو، جب تک کوئی بندہ اپنا پورا رزق حاصل نہیں کر لیتا اس کو موت نہیں آتی۔ (ابن ماجہ)
- سب سے پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو لین دین میں جھوٹ نہیں بولتے اور اہلِ معاملہ سے وعدہ کرتے ہیں تو وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ (ابن ماجہ)
- جو شخص کسی عیب دار چیز کو اس کے عیب کو خریدار پر ظاہر کیے بغیر بیچ دے، اللہ کبھی اس سے خوش نہیں ہوگا۔ (جب تک اس کی تلافی نہیں کرتا)۔ (ترمذی)
- جو کاروبار میں راست باز ہیں، روزِ محشر عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔

قبولیتِ دعا میں رزقِ حلال کا اثر

- فرمایا کہ اللہ پاکیزہ اور صرف پاکیزہ مال ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنوں کو اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا اس نے رسولوں کو حکم دیا، چنانچہ اللہ نے فرمایا: اے پیغمبرو! پاکیزہ روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور مومنین کو خطاب کرتے ہوئے اس نے فرمایا کہ اے اہلِ ایمان! جو پاک اور حلال چیزیں ہم نے تم کو بخشی ہیں وہ کھاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبی مسافت طے کر کے مقدس مقام پر آتا ہے، غبار سے اَٹا ہوا ہے اور گرد آلود ہے، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف پھیلاتا ہے اور کہتا ہے ''اے میرے رب! اے میرے رب'' (اور دعائیں مانگتا ہے) حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور حرام ہی پر وہ پلا بڑھا ہے، ایسے شخص کی دعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے؟ (المسلم)

قرض دار کو مُہلت

- فرمایا: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کے غم اور گھٹن سے

بچائے تو اسے چاہیے کہ تنگ دست قرض دار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔ (مسلم)

- جس شخص نے مال بطور قرض لیا اور اس کو ادا کرنے کی نیت نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کی وجہ سے تباہ کر دے گا۔

حرام کمائی کا انجام

- فرمایا: کوئی بندہ حرام مال کمائے پھر اس میں اللہ کی راہ میں صدقہ کرے، تو یہ صدقہ اس کی طرف سے قبول نہ کیا جائے گا۔ اور اگر اپنی ذات اور گھر والوں پر خرچ کرے گا تو برکت سے خالی ہوگا اور اگر وہ اس کو چھوڑ کر مر گیا تو وہ اس کے جہنم کے سفر میں زادِراہ بنے گا۔ اللہ برائی کو برائی کے ذریعہ سے نہیں مٹاتا بلکہ بُرے عمل کو اچھے عمل سے مٹاتا ہے، خبیث، خبیث کو نہیں مٹاتا۔ (مشکوٰۃ)

سُود

- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لعنت بھیجی سود کھانے والے، سود کھلانے والے پر اور اس کے دونوں گواہوں اور سود کے لکھنے والوں پر۔ (بخاری و مسلم)

رشوت

- فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر (بخاری و مسلم)

- رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔ (طبرانی)
- جس شخص نے کسی شخص کی سفارش کی، پھر سفارش کرانے والے سے اس نے کوئی ہدیہ قبول کر لیا تو اس نے اپنے اوپر سود کے دروازوں میں سے ایک بڑا دروازہ کھول لیا۔ (ابوداؤد)

2

مزدور کی اُجرت

- فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دو۔ (ابن ماجہ)
- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین آدمی ہیں جن سے قیامت کے دن میرا جھگڑا ہوگا۔ ایک شخص وہ ہے جس نے میرا نام لے کر معاہدہ کیا پھر اس نے عہد کو توڑ ڈالا، دوسرا وہ شخص جس نے کسی شریف اور آزاد آدمی کو (اغوا کر کے) اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔ تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر لگایا پھر اس سے پورا کام لیا اور کام لینے کے بعد اس کو پوری مزدوری نہیں دی۔ (بخاری)

متشابہات سے پرہیز

- فرمایا کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مشتبہ ہیں، تو جو شخص مشتبہ گناہ سے بچے گا، وہ بدرجہ اولیٰ کھلے ہوئے گناہوں سے بچے گا اور جو شخص مشتبہ گناہوں کے کر ڈالنے میں جرأت دکھائے گا تو کھلے ہوئے گناہوں میں اس کا پڑ جانا زیادہ متوقع ہے اور معصیتیں اللہ کا ممنوعہ علاقہ ہے (جس کے اندر کسی کو جانے کی اجازت نہیں، اور اس کے اندر بلا اجازت گھس جانا جرم ہے) جو جانور ممنوعہ علاقہ کے آس پاس چرتا ہے اس کا ممنوعہ علاقہ میں گھس جانے کی بہت زیادہ متوقع ہے۔ (بخاری ومسلم)

دین وسیاست

○ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عطیہ قبول کرلو جب تک اس کی حیثیت عطیہ کی ہولیکن جب یہ عطیہ دین کے معاملے میں رشوت بن جائے، تو پھر اسے قبول نہ کرو مگر تم اسے چھوڑنے والے نہیں ہو۔ فقر و فاقہ تمہیں اس کے قبول کرنے پر مجبور کردے گا۔ ہاں سنو! اسلام کی چکی گھوم رہی ہے تو جس طرف قرآن کا رُخ ہوا تم بھی ادھر ہی گھوم جاؤ۔ سنو! قرآن اور اقتدار عنقریب جدا ہوجائیں گے (خبردار) تم قرآن کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ آئندہ ایسے حکمران ہوں گے جو تمہارے بارے میں فیصلے کریں گے۔ اگر تم ان کی اطاعت کروگے تو وہ تمہیں گمراہ کرڈالیں گے۔ اور اگر تم ان کی نافرمانی کروگے تو وہ تمہیں موت کے گھاٹ اُتار دیں گے۔ (راوی) نے پوچھا تب اے اللہ کے رسولؐ! ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے کیا۔ وہ لوگ آروں سے چیرے گئے، سولیوں پر لٹکائے گئے، اللہ کی نافرمانی میں زندگی گزارنے سے بہتر یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی پیروی اختیار کرتے ہوئے جان دے دے (یعنی خواہ کتنی بڑی سے بڑی آزمائش کیوں نہ آجائے۔ ایک مومن کو حق پر جمے رہنے اور حق کی دعوت دینے سے باز نہیں آنا چاہیے۔ (المعجم الصغیر طبرانی ماخوذ انتخاب حدیث صفحہ ۳۷)

حکومت اور عوام

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

○ امارت و حکومت کی خواہش نہ کر اس لیے کہ اگر طلب کرنے سے تمہیں حکومت ملی تو اللہ تمہیں اسی حکومت کے حوالے کردے گا اور اگر بے طلب ملی تو اللہ کی طرف سے تمہاری مدد کی

جائے گی۔(بخاری2662)

- فرمایا تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں۔جن کے لیے تم دعا کرو اور وہ تمہارے لیے دعا کریں۔اور بدترین حکمران وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں۔تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔(مسلم)
- فرمایا کہ جو شخص مسلمانوں کی سربراہی کی زمام اپنے ہاتھ میں لے لے اور اس حالت میں مرے کہ وہ خائن اور ظالم ہو،اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا۔(بخاری)
- عادل اور منصف حکمران اللہ کے ہاں نور کے منبروں پر ہوں گے اور اگر وہ اللہ کی کتاب کے مطابق حکمرانی کرے تو تم اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔(ابن ماجہ،ترمذی)

فریضۂ اقامتِ دین

اللہ کے دین کو اس دنیا میں جاری وساری کرنا، اس کے دین کی اقامت کے لیے تن من دھن لگا دینا، اس کے دین کو عملاً نافذ کرنے کے عزم کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالینا، معاشرے میں منکرات کو ختم کرنے اور نیکیوں کو پھیلانے کی سعی کر کے آخرت میں رضائے الٰہی کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دینا، ایک مومن کے لیے سب سے بڑی سعادت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۲۳ سالہ داعیانہ زندگی ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ آج ہم بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے دین کی اقامت کی جدوجہد میں اپنا کردار ادا کریں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے جو شخص کسی منکر کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے روک دے اور اگر اسے یہ طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کر دے، اور اگر اسے یہ طاقت بھی نہ ہو، تو دل سے بُرا جانے۔ اور یہ ایمان کی سب سے کمزور حالت ہے۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

- جس نے کسی خلافِ شریعت کام کو ہاتھ سے مٹا دیا وہ بری الذمہ ہو گیا۔ اگر یہ نہ کر سکا اور زبان سے منع کر دیا تو وہ بری الذمہ ہو گیا اور اگر یہ بھی نہ کر سکا اور اس فعل کو دل سے برا جانا تو وہ بھی بری الذمہ ہو گیا۔ اگرچہ یہ تیسری چیز بہت ہی کمزور ایمان والے کی علامت ہے۔ (نسائی)
- ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: لوگو! اللہ تم سے کہتا ہے کہ نیکی کا حکم کرتے رہو اور بدی سے لوگوں کو بچاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم دعا مانگو اور تمہاری دعا قبول نہ ہو۔ تم اللہ سے حاجت طلب کرو اور تمہاری حاجت پوری نہ کیا جائے۔ اتنا فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے نیچے اُتر آئے۔ (ابن حبان)

○ کسی ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہہ دینا بہترین جہاد ہے۔(ابوداوٗد)

برائیوں کو روکنے کی کوشش نہ کرنے کا نتیجہ

○ فرمایا کہ جو لوگ برائی کو دیکھیں اور بدلنے کی کوشش نہ کریں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ برائی کرنے والوں اور اس کے دیکھنے والوں دونوں کو ایک ہی عذاب میں لپیٹ لے۔(مشکوٰۃ۔ ابن ماجہ)

○ اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کی بدعملی کی وجہ سے عام لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جب تک ان کے ماحول میں منکر رواج نہ پاجائے اور لوگ روکنے پر قادر ہوتے ہوئے بھی روکنے سے پرہیز کریں۔اس صورت میں اللہ تعالیٰ خاص و عام (سب کو) عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔(مشکوٰۃ)

○ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کا تختہ اُلٹ دو تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے میرے رب! اس شہر میں تیرا فلاں بندہ رہتا ہے جس نے ایک لمحہ بھی تیری نافرمانی نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا تختہ بھی اُلٹ دو اور دوسرے شہریوں کا بھی اس لیے کہ میری نافرمانیوں کو دیکھ کر بھی، اس کے ماتھے پر بل نہیں پڑتا۔(مشکوٰۃ)

انسان کو راہِ راست پر لانے کی فضیلت

○ حضرت سہیل سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر اللہ تیرے ذریعہ ایک آدمی کو بھی ہدایت عطا فرمادے تو یہ تیرے لیے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے (سرخ اونٹ عربوں کے ہاں بہترین مال سمجھے جاتے ہیں۔(بخاری و مسلم)

○ جس شخص نے نیکی کی طرف رہنمائی کی تو اس کے لیے اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس نیکی کے کرنے والے کے لیے ہے۔(مسلم)

جماعتی زندگی کی اہمیت

○ حضرت حارث رضی اللہ عنہ اشعری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں، جماعت بن کر رہنے کا، سمع وطاعت کا، ہجرت کا اور جہاد فی سبیل اللہ کا۔ یقین رکھو کہ جو شخص بالشت بھر بھی جماعت سے باہر نکلا اس نے اسلام کا قلادہ اپنی گردن سے اُتار پھینکا، مگر یہ کہ (اس قلادے کو) دوبارہ لوٹائے۔ جو شخص جاہلیت کی طرف دعوت دے وہ جہنم میں جھونکا جائے گا اگرچہ وہ روزے رکھتا ہو، نمازیں پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان تصور کرتا ہو۔ (رواہ احمد و ترمذی مشکوٰۃ کتاب الامارہ)

○ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان بکریوں کے بھیڑیے کی طرح انسان کا بھیڑیا ہے۔ یہ شیطان جماعت سے الگ رہنے والے اور ذاتی مفاد کے لیے جماعتی کاموں سے دور رہنے والے کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ دیکھنا اپنے آپ کو گھاٹیوں میں پراگندہ نہ کرلینا۔ جماعت اور اہلِ ایمان کے ساتھ لگے رہنا۔

(مشکوٰۃ باب الاعتصام)

شُکر

○ فرمایا کہ جو شخص کھانا کھائے اور پھر یہ کہے کہ شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے کھانا دیا بغیر میری اپنی تدبیر اور طاقت کے، تو اس سے جو گناہ پہلے ہو چکے ہیں وہ معاف ہو جائیں گے۔

(ابوداؤد)

جذبہ شکر پیدا کرنے کی تدبیر

○ فرمایا: وہ لوگ جو تم سے مال و دولت اور دنیاوی جاہ و مرتبہ میں کم ہیں ان کی طرف دیکھو (تو تمہارے اندر شکر کا جذبہ پیدا ہوگا) اور ان کی طرف نہ دیکھو جو تم سے مال و دولت میں اور دنیاوی ساز و سامان میں بڑھے ہوئے ہیں تاکہ جو نعمتیں تمہیں اس وقت ملی ہوئی ہیں وہ

تمہاری نگاہ میں حقیر نہ ہوں۔(ورنہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کا جذبہ اُبھر آئے گا)۔(مسلم)

صبر و استقامت

- فرمایا: جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ اس کو صبر دے گا اور صبر سے زیادہ بہتر اور بہت سی بھلائیوں کو سمیٹنے والی بخشش اور کوئی نہیں۔ (بخاری و مسلم)
- مصیبت پر صبر کرنا عبادت ہے۔(ابی نعیم)
- جو پریشان ہوا اس نے گویا صبر نہیں کیا۔مسلمان کو چاہیے کہ دنیاوی امور میں ہراساں نہ ہو اور اللہ پر توکل رکھے۔
- سفیان رضی اللہ عنہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام کے سلسلہ میں ایسی جامع بات مجھے بتا دیجیے کہ پھر کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آمَنْتُ بِاللّٰہِ کہو اور اس پر جم جاؤ۔(مسلم)
- فرمایا: خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں سے محفوظ رہا۔(یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار فرمائی) لیکن جو امتحان میں اور آزمائش میں ڈالا گیا پھر بھی وہ حق پر جما رہا تو اس کے کیا کہنے ایسے آدمی کے لیے شاباشی ہے۔(ابوداوٗد)

آزمائش اور صبر

- فرمایا آزمائش جتنی سخت ہوگی، اتنا ہی بڑا انعام ملے گا (بشرطیکہ) آدمی مصیبت سے گھبرا کر راہِ حق سے بھاگ نہ کھڑا ہو اور اللہ تعالیٰ جب کسی گروہ سے محبت کرتا ہے تو ان کو مزید نکھارنے اور صاف کرنے کے لیے آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔پس جو لوگ اللہ کے فیصلے پر راضی رہیں اور صبر کریں تو اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوتا ہے۔(ترمذی)
- فرمایا: مومن مردوں اور عورتوں کو وقتاً فوقتاً آزمائشیں آتی رہتی ہیں۔کبھی خود اس پر کوئی مصیبت آتی ہے کبھی اس کا لڑکا مر جاتا ہے، کبھی اس کا مال تباہ ہو جاتا ہے (اور وہ ان تمام) مصیبتوں پر صبر کرتا ہے اور اس طرح اس کے قلب کی صفائی ہوتی رہتی ہے اور وہ برائیوں

سے دور ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اللہ سے ملتا ہے تو اس حال میں ملتا ہے کہ اس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

قرآن سے شغف

○ فرمایا: قلوب زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے جب اس پر پانی پڑتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! پھر دلوں کے زنگ کو دور کرنے والی چیز کیا ہے؟ فرمایا: دل کا زنگ اس طرح دُور ہوتا ہے کہ آدمی موت کو کثرت سے یاد کرے اور دوسرے یہ کہ قرآن پاک کی تلاوت کرے۔ (مشکوٰۃ)

توکّل

○ اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکّل کرو جس طرح توکّل کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح روزی دے گا جس طرح جانوروں اور پرندوں کو روزی دیتا ہے۔ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سَیر ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔ (ترمذی)

جہاد کا جذبہ

○ فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کیے بغیر مر گیا اور اس کے دل میں اس کی آرزو بھی نہیں تھی تو وہ نفاق کی ایک کیفیت میں مرا۔ (مسلم)

احتساب

○ عقل مند وہ شخص جو اپنے نفس کا جائزہ لے اور آخرت کے لیے عمل کرے۔ پیچھے رہ جانے والا وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشوں کے پیچھے پڑ جائے اور اللہ سے بڑی بڑی اُمیدیں لگائے بیٹھا رہے۔ (ترمذی)

عیش کوشی سے پرہیز

○ فرمایا: میں عیش اور سہولت کی زندگی کیسے گزاروں جب کہ اسرافیلؑ صُور منہ میں لیے، کان لگائے، سر جھکائے انتظار کر رہا ہے کہ کب صُور پھونکنے کا حکم ہوتا ہے۔

○ فرمایا: تمام بنی آدمی خطا کار ہیں۔ سب میں بہتر وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔
(ترمذی، ابن ماجہ)

توبہ واستغفار

○ فرمایا بندہ گناہ کرنے کے بعد معافی مانگنے کے لیے اللہ کی طرف پلٹتا ہے، تو اللہ کو اپنے بندے کے پلٹنے پر اس شخص کے مقابلے میں زیادہ خوشی ہوتی ہے جس نے اپنی اونٹنی جس پر اس کی زندگی کا دارومدار تھا کسی بیابان میں کھودی پھر اس نے اچانک اسے پالیا ہو (تو وہ اس اونٹنی کو پا کر جتنا خوش ہوتا ہے، اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے ہی آدمی کی توبہ سے اللہ خوش ہوتا ہے بلکہ اللہ کی خوشی اس کے مقابلے میں بڑھی ہوئی ہوتی ہے کیونکہ وہ رحم وکرم کا سرچشمہ ہے)۔ (بخاری ومسلم)

○ اللہ بندے کی توبہ سانس کے اُکھڑنے (موت کی بیہوشی) سے پہلے تک قبول کرتا ہے۔
(ترمذی)

○ اے لوگو! اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور اس کی طرف پلٹ آؤ، مجھے دیکھو میں دن میں سوسو بار اللہ سے مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔

○ جو شخص گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو وہ ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔
(ابن ماجہ۔ مشکوۃ)

داعیانہ صفات

یوں تو اُمت مسلمہ کے ہر فرد میں ان صفات کا ہونا ضروری ہے لیکن جو لوگ اس بگڑے ہوئے ماحول میں دین کو زندہ کرنے اُٹھیں ان کے لیے تو یہ توشہ ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ اس صورت میں ہم اپنے مقصد کے مقتضیات تک پہنچ سکتے ہیں۔ ذیل میں ان ہی داعیانہ اوصاف کو احادیث کی روشنی میں پیش کیا جا رہا ہے۔

- فرمایا: تم لوگ اللہ پر درست توکّل کرو تو وہ تمہیں روزی دے گا جیسے کہ وہ چڑیوں کو روزی دیتا ہے کہ صبح کو بھوکی نکلتی ہیں اور شام کو گھونسلوں میں آتی ہیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔ (ترمذی)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

محبت

- جس نے محبت کی تو اللہ کے لیے اور دشمنی کی تو صرف اللہ کے لیے، کسی کو کچھ دیا تو اللہ کے لیے اور کسی کو روکا تو اللہ کے لیے، اس نے اپنے ایمان کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔
- آپؐ نے دریافت کیا ایمان کی کون سی کڑی مضبوط ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں دوستی اور اس کی راہ میں محبت اور دشمنی۔ (بیہقی)
- آپؐ نے فرمایا کہ جانتے ہو کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ کسی نے نماز اور زکوٰۃ کو کہا اور کسی نے جہاد کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صرف اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے دشمنی اللہ کے نزدیک تمام اعمال میں محبوب ترین ہے۔ (ابوداؤد)
- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت ان لوگوں پر واجب ہوگئی جو میرے لیے آپس میں محبت

کرتے ہیں، میرے لیے ساتھ مل کر بیٹھیں، میرے لیے ایک دوسرے سے ملنے جائیں اور میرے لیے ایک دوسرے پر اپنے مال خرچ کریں۔

بندگانِ خدا کو جہنّم کی آگ سے بچانے کی تڑپ

- فرمایا میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی اور جب آس پاس کا ماحول آگ کی روشنی سے چمک اُٹھا تو کیڑے پتنگے اس پر گرنے لگے اور وہ شخص پوری قوت سے ان کیڑوں پتنگوں کو روک رہا ہے، لیکن پتنگے ہیں کہ اس کی کوشش ناکام بنائے دے رہے ہیں اور آگ میں گھُسے پڑ رہے ہیں (اسی طرح) میں تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر آگ سے روک رہا ہوں اور تم ہو کہ آگ میں گرے جا رہے ہو۔ (مشکوٰۃ)

نو باتوں کا حکم

- فرمایا، میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا (1) کھُلے اور چھُپے ہر حال میں اللہ سے ڈروں (2) خواہ فقیری کی حالت ہو کہ امیری کی، بہر حال راستی پر قائم رہوں (3) خواہ کسی پر مہربان ہوں یا کسی کے خلاف غصّہ میں۔ بہر حال انصاف کی بات کہوں (4) اور یہ کہ جو مجھ سے کٹے میں اس سے جڑوں (5) جو مجھے محروم کرے میں اسے دوں (6) جو مجھ پر ظلم کرے میں اسے معاف کردوں (7) میری خاموشی تفکر کی خاموشی ہو (8) میری گفتگو ذکر الٰہی کی گفتگو ہو (9) اور میری نگاہ عبرت کی نگاہ ہو۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ نیکیوں کو پھیلاؤں اور بدی سے روکوں۔ (مشکوٰۃ۔ باب الخوف والبکاء)

”مومن“- احادیث کی روشنی میں

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ:

- مومن سادہ اور سخی ہوتا ہے اور فاجر فریبی اور بخیل ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)
- مومن کی فراست سے بچو، تحقیق وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

- مومن کی زبان دل میں ہوتی ہے (یعنی جب وہ کچھ کہتا ہے تو پہلے سوچ لیتا ہے پھر کہتا ہے)۔
- مومن کے لیے موت اس کے رب کی طرف سے تحفہ ہے۔
- مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔
- مومن کی مثال ہری بھری کھیتی کی ہے کہ ہوائیں اسے اونچا نیچا کرتی رہتی ہیں، کبھی بٹھا دیتی ہیں، کبھی سیدھا کر دیتی ہیں تا آنکہ اس کی مدتِ حیات پوری ہوجاتی ہے (یعنی مومن کو نشیب وفراز کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مشکلات بھی آتی ہیں اور آرام وراحت بھی حاصل ہوتا ہے) لیکن کسی حال میں بھی مومن استقلال کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔
- مومن وہ ہے جسے لوگ اپنی جان و مال کا امین سمجھیں (یعنی وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا اور امانت دار ہوتا ہے)۔
- مومن کا چہرہ ہشاش بشاش اور دل غمگین رہتا ہے۔
- مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔
- مومن کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر یہ کہ جس کا اُس کو اجر نہ دیا جاتا ہو حتیٰ کہ کانٹا چبھنے اور تھکن تک کا اسے اجر دیا جاتا ہے۔

(ماخوذ - خطباتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

انسانی کمالات اور ان کے حصول کا ذریعہ

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک شخص سائل بن کر حاضر ہوا اور اس نے چند اہم اور ضروری باتوں کے متعلق سوالات کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس موقع پر جو خطبہ بیان فرمایا، اس کا ترجمہ یہ ہے:

حمد وثنا کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، اے شخص! دنیا و آخرت کے بارے میں جو کچھ تو سوال کرنا چاہتا ہے، کرلے۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

(۱) میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تو اللہ سے ڈرتا رہ تو

سب سے بڑا عالم بن جائے گا۔

(۲) میں چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ مال دار بن جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو قناعت اختیار کرلے۔ سب سے زیادہ مالدار بن جائے گا۔

(۳) میں چاہتا ہوں کہ سب سے بہتر شخص بن جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہتر وہ ہے جو سب کے لیے نفع بخش ہو، تو سب کو نفع پہنچایا کر سب سے بہتر بن جائے گا۔

(۴) اس نے عرض کیا میں سب سے عادل شخص بننا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تو اللہ کی ایسی عبادت کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایسی کہ جیسے وہ تجھے دیکھ رہا ہو۔

(۵) عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے۔ فرمایا تو اپنے اخلاق سنوار لے، تیرا ایمان مکمل ہو جائے گا۔

(۶) عرض کیا میں اطاعت گزاروں میں سے ہونا چاہتا ہوں، فرمایا، اپنے فرائض ادا کرتا رہ، تو مطیع لوگوں میں شمار ہوگا۔

(۷) عرض کیا میں اللہ سے اس حال میں ملنا چاہتا ہوں کہ میں تمام گناہوں سے پاک صاف ہوں۔ فرمایا، تو جنابت سے غسل کیا کر، اس کی برکت سے گناہوں سے پاک صاف اُٹھے گا۔

(۸) عرض کیا، میں چاہتا ہوں کہ حشر میں نور کے ساتھ اُٹھایا جاؤں، فرمایا تو کسی پر ظلم نہ کر، قیامت کے دن نور کے ساتھ اُٹھے گا۔

(۹) عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ پر رحم فرمائے، فرمایا، تُو اپنی جان پر رحم کر (یعنی اطاعت کرکے دوزخ سے اُسے بچالے اور اللہ کی خلق پر رحم کر، اللہ تم تجھ پر رحم فرمائے گا)۔

(۱۰) عرض کیا، میں چاہتا ہوں، سب لوگوں سے بزرگ تر بن جاؤں، فرمایا، مصیبت میں لوگوں سے اللہ کی شکایت نہ کر، سب سے بزرگ تر بن جائے گا۔

(۱۱) عرض کیا میں چاہتا ہوں میرے رزق میں زیادتی ہو۔ فرمایا تو ہمیشہ طہارت پر رہ، تیرے رزق میں برکت ہوگی۔

(۱۲) عرض کیا میں چاہتا ہوں، اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوست بن جاؤں۔ فرمایا جو چیزیں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند ہیں ان کو پسند کر اور جن چیزوں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نفرت ہے ان سے نفرت کر، تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوست بن جائے گا۔

(۱۳) عرض کیا میں اللہ کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں، فرمایا تو کسی پر بے جا غصّہ نہ کر، تو اللہ کے غضب اور ناراضگی سے بچے گا۔

(۱۴) عرض کیا میں اللہ کے دربار میں مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں۔ فرمایا، تو حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچ مُستجاب الدعوت ہو جائے گا۔

(۱۵) عرض کیا میں چاہتا ہوں اللہ میرے عیوب چھُپا لے۔ فرمایا تُو اپنے بھائیوں کے عیب چھُپا، اللہ تیرے عیوب چھپائے گا۔

(۱۶) عرض کیا میری غلطیاں کیسے معاف ہوں گی۔ فرمایا اللہ کے خوف سے رونے سے، اللہ سے عاجزی کرنے سے اور بیماریوں سے۔

(۱۷) عرض کیا میں چاہتا ہوں اللہ مجھ کو قیامت میں سب کے سامنے رسوا نہ کرے۔ فرمایا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر، اللہ تجھ کو رسوا نہ کرے گا۔

(۱۸) عرض کیا کون سی نیکی اللہ کے نزدیک افضل ہے۔ فرامایا: اچھے اخلاق، انکساری، مصیبتوں پر صبر اور اللہ کے فیصلوں پر خوشی۔

(۱۹) عرض کیا اللہ کے نزدیک سب سے بڑی برائی کیا ہے؟ فرمایا بدترین اخلاق اور کنجوسی۔

(۲۰) عرض کیا کون سی چیز اللہ کے غضب کو روکتی ہے؟ فرمایا: پوشیدگی سے صدقہ دینا اور قرابت داروں کا حق ادا کرنا۔

(۲۱) عرض کیا جہنّم کی آگ کو کون سی چیز بجھائے گی، فرمایا ''روزہ''

(کنز العمال و جامع صغیر ۶۷۱)

ذکرِ الٰہی

اللہ کی یاد دل کو زندگی بخشتی ہے اور اس سے غفلت انسان کے دل پر، جس سے کہ فی الواقع انسان کی پُوری زندگی عبارت ہے، موت طاری کردیتی ہے۔ انسان کے اندر جو رُوح ہے، ذکر الٰہی اس کی غذا ہے۔ اگر اسے یہ غذا نہ ملے تو اس پر موت طاری ہوجاتی ہے چاہے اس کا ظاہری خول (جسم) کتنا ہی طاقتور ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

- اللہ کا ذکر دلوں کی شفا ہے۔ (کتاب فردوس)
- اللہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی حمد کی جائے۔ (طبرانی)
- باتوں میں عمدہ بات اللہ کا ذکر ہے۔
- لوگوں میں بڑے درجے والے وہ ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ (بہقی)
- ذکرِ الٰہی سے بڑھ کر انسان کا کوئی عمل اس کو اللہ کے عذاب سے نجات دینے والا نہیں۔ (ترمذی)
- ذاکر اور غافل کی مثال ایسی ہے جیسے زندہ اور مُردہ۔ (بخاری)
- جو شخص رات کی عبادت اور مال خرچ کرنے سے عاجز ہو اور دشمن کے مقابلے سے بزدلی محسوس کرتا ہو تو اس کو چاہیے کہ ذکر الٰہی کثرت سے کیا کرے۔ (ترمذی)
- قیامت کے دن ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ عقل مند لوگ کہاں ہیں؟ پوچھا جائے گا کہ عقل مند سے کون لوگ مراد ہیں؟ جواب ملے گا وہ لوگ جو اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ پھر ایک جماعت اُٹھے گی اور بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوجائے گی۔ (متخرج ابونعیم اصفہانی)

○ کوئی جماعت ذکرِ الٰہی میں مشغول نہیں ہوتی، مگر یہ کہ فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ (خاص رحمت) نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی جماعتِ ملائکہ میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ (مسلم)

ذکرِ الٰہی اور تقرب الٰہی

○ ایک حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے بندے کے بہت قریب ہوں۔ جب بندہ مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کے ساتھ ہوتا ہوں اور اگر اس نے مجھے اپنے جی میں یاد کیا تو میں بھی اسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر اس نے کسی جماعت میں بیٹھ کر میرا ذکر کیا تو میں ملائکہ کے سامنے ان کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میری طرف بڑھتا ہے، تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور اگر بندہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور اگر بندہ میری طرف چل کر نکلتا ہے تو میں اس سے دوڑ کر مل جاتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

○ ایک اور حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں یہاں تک میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں اس کو دوں گا اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے گا تو میں اس کو پناہ دوں گا۔ (یعنی بندہ اللہ کا قرب حاصل کرتے کرتے فانی عن الذات اور باقی باللہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد اور طاقت اس کے شامل حال رہتی ہے۔ (بخاری)

اللہ کی محبوبیت سے دنیا میں محبوبیت

○ فرمایا جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ مجھے فلاں بندے سے محبت ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ تو حضرت جبرئیلؑ اس سے محبت

کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، تو آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر اس کی محبت زمین والوں کے دلوں میں ڈال دی جاتی ہے۔(مسلم)

اذکارِ مسنونہ

کلمۂ طیبہ

- فرمایا کہ بہترین ذکر لَآ اِلٰہ اِلَّا اللہ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہے۔(نسائی)
- فرمایا تم اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو، لوگوں نے دریافت کیا ایمان کس طرح تازہ ہوتا ہے؟ فرمایا کثرت سے لَآ اِلٰہ اِلَّا اللہ کہا کرو۔(احمد)
- فرمایا کہ نہیں آئے گا کوئی شخص قیامت کے دن کہ وہ لَآ اِلٰہ اِلَّا اللہ کو اس طرح سے کہتا ہو کہ اللہ کی رضا کے سوا کوئی مقصود نہ ہو مگر جہنم اس پر حرام ہوگی۔(بخاری، مسلم، احمد، ابن ماجہ)
- فرمایا دو کلمے زبان پر تو بہت آسان ہیں، لیکن ترازو میں سب سے زیادہ بھاری اور رحمٰن کو سب سے زیادہ محبوب ہیں وہ کلمے سبحان اللہ وبحمدہٖ اور سبحان اللہ العظیم ہیں۔(بخاری و مسلم)
- فرمایا اگر میں سبحان اللہ، الحمد للہ۔لَآ اِلٰہ اِلَّا اللہ اور اللہ اکبر کہوں تو یہ مجھ کو تمام دنیا کی دولت سے زیادہ محبوب ہیں۔(مسلم)
- یہ چار کلمے اللہ تعالیٰ کی نظر میں تمام کلمات سے بہتر ہیں۔ان چاروں میں سے جسے چاہے مقدم رکھے جسے چاہے مؤخر کرے۔(مسلم)

درود شریف

- فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائیں گے۔(مسلم۔ابوداؤد)

○ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو چاہیے کہ وہ مجھ پر درود بھیجے۔ اور جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔ (مسند احمد، نسائی)

○ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہے۔ (ترمذی شریف)

○ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (ترمذی)

سورۂ یٰسین

○ فرمایا: سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے، جو بندہ اس کو رضا الٰہی اور آخرت کے لیے پڑھتا ہے وہ بخشا جاتا ہے۔ تم اس کو اپنے مُردوں پر پڑھا کرو۔ (نسائی)

سورۂ ملک

○ فرمایا: قرآن میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے۔ اس سورت نے ایک شخص کی شفاعت کی، یہاں تک اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ یہ سورت تبارك الذی بیده الملك ہے۔ (ترمذی)

○ یہ سورت عذابِ قبر سے نجات دلاتی ہے اور عذاب کو روکتی ہے۔ (ترمذی شریف)

سورۂ اخلاص

○ فرمایا: ایک شخص نماز کی ہر رکعت میں قل هو الله پڑھا کرتا تھا۔ اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے کہا، میں اس سورت کو دوست رکھتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تجھ کو دوست رکھتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

○ فرمایا، قل هو الله کی محبت تجھ کو جنت میں داخل کرے گی۔ (ترمذی)

تہجد

○ رات کے قیام (تہجد کی نماز) کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ تم سے پہلے کے صالحین کا بھی

طریقۂ عبادت رہا ہے اور وہ تم کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب کرتی ہے اور سیئات (برے اعمال) کو معاف کراتی ہے اور (تمہیں) گناہوں کے ارتکاب سے بچا لیتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات تہجد کے وقت ہمارے گھر تشریف لائے اور مجھ سے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا ''تم دونوں نماز (تہجد) نہیں پڑھتے ہو؟'' (بخاری و مسلم)

فرمایا تین چیزیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں:

- میدانِ جہاد میں باوجود شکست کے ڈٹے رہنا۔
- صدقہ اس طرح دینا کہ دائیں ہاتھ سے دیا جائے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔
- رات کو جب سو رہے ہوں تو اُٹھ کر نماز پڑھنا۔
- ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تو ذاکرین کی فہرست میں اپنا نام لکھوانا چاہتا ہے تو تُو اُٹھ، نماز (تہجد) پڑھ اور غفلت نہ کر۔

فرمایا جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس نظر آنے والے آسمان پر آتا ہے اور بندوں کو بلاتا ہے، کہتا ہے کہ کون مجھے پکارتا ہے کہ اس کی مدد کو دوڑوں، کون مجھ سے مانگتا ہے کہ اسے دوں، کون مجھ سے معافی مانگتا ہے کہ اسے معاف کروں۔'' (بخاری و مسلم)

مبارک لیل ونہار

ہر سال بہت سے ایاّم اور راتیں آتی ہیں جو اسلام کے نزدیک نہایت فضیلت اور اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ ذیل میں انہی مبارک لیل ونہار کے موضوع پر احادیث درج کی گئی ہیں۔

فضیلتِ رمضان

- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آ رہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات ہے (شبِ قدر کی) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض قرار دیے ہیں اور اس کی رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرلے تو وہ ایسا ہے جیسے کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کا ہے، اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرا سکے اس کے لیے وہ گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کے ساتھ اس کو ثواب ہوگا مگر اس روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہٗ ایک کھجور سے کوئی افطار کرا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسّی کا پلا دے، اس پر بھی مرحمت فرما دیتے ہیں۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اوّل حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔ جو اس مہنہ میں اپنے غلام (اور خادم) کے بوجھ کو ہلکا

کر دے حق تعالیٰ شانہٗ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں اور آگ سے آزادی عطا فرماتے ہیں۔اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو، ان میں دو چیزیں رضائے الٰہی کے واسطے ہیں اور دو چیزیں ایسی ہیں جن کے بغیر تمہیں چارۂ کار نہیں۔پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو، وہ کلمۂ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو۔جو شخص کسی روزے دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ قیامت کے دن میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ لا الہ الا اللہ و نستغفِرُكَ و نسئلُكَ الجنۃ و نعوذبِكَ من النار۔(صحیح ابن خزیمہ 1887 بیہقی فی شعب الایمان 3609)

○ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان مبارک کے قریب ارشاد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آگیا ہے جو بڑی برکت والا ہے۔حق تعالیٰ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمتِ خاص نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں اور دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔تمہارے تنافس کو دیکھتے ہیں اور ملائکہ سے فخر کرتے ہیں، بس اللہ تعالیٰ کو اپنی نیکی دکھلاؤ۔بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔(طبرانی)

شبِ قدر

○ فرمایا: شبِ قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور اس شخص کے لیے جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہا ہو (اور عبادت میں مشغول ہو) دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فرشتوں کے سامنے بندوں کی عبادت پر فخر فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! اس مزدور کا جو اپنی خدمت پوری پوری ادا کر دے کیا بدلہ ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی اُجرت پوری پوری ادا کر دی جائے۔تو ارشاد ہوتا ہے کہ فرشتو! میرے غلاموں نے اور باندیوں نے فریضہ کو پورا کر دیا۔پھر دعا کے ساتھ چلّاتے ہوئے (عید گاہ کی

طرف) نکلے ہیں۔ میری عزت کی قسم، میری مغفرت کی قسم، میرے جلال کی قسم، میرے بلند مرتبہ کی قسم کہ میں ان لوگوں کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر ان لوگوں کو خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دیے ہیں اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔ پس یہ لوگ عیدگاہ سے ایسے حال میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

- فرمایا: جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان اور احتساب کے ساتھ ثواب کی نیت سے (عبادت کے لیے) کھڑا ہوا اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں (۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹/ ویں) میں تلاش کرو۔ (مشکوۃ)

عیدین کی راتیں

- فرمایا جو شخص عیدین کی راتوں میں اللہ کی رضا کے واسطے جاگے اور عبادت کرے تو اس کا دل قیامت کے دن مردہ (یعنی دہشت زدہ) نہ ہوگا جب کہ اس دن تمام دل خوف کے مارے دہشت زدہ ہو رہے ہوں گے۔ (طبرانی۔ ابن ماجہ)

شعبان کی پندرھویں رات

- فرمایا شعبان کی پندرھویں رات کو قیام کرو (یعنی تہجد پڑھو) اور دن کو روزہ رکھو۔ اس روز اللہ آفتاب کے غروب ہوتے ہی آسمان پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا کوئی بندہ مجھ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہے کہ میں اُسے معاف کرو، کیا کوئی رزق مانگتا ہے کہ میں اسے رزق عطا کروں، کیا کوئی مصیبت زدہ ہے جو کہ مجھ سے مصیبت کے رفع ہونے کی درخواست کرے کہ میں اس کی مصیبت دور کر دوں۔ (ابن ماجہ)
- اس مبارک مہینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینے میں بندوں کے عمل اللہ رب العالمین

کے روبرو پیش کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال روزے کی حالت میں پیش ہوں۔ (نسائی)

یومِ جمعہ

- فرمایا: سب سے بہتر اور افضل دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی دن وہ جنت کے اندر داخل کیے گئے۔ (مشکوٰۃ، ترمذی، ابن ماجہ)
- لوگو! جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ تمہارے درود (فرشتوں کی وساطت سے) مجھ تک پہنچتے ہیں۔ (مشکوٰۃ، ابن ماجہ)

شوال کے روزے

- فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر چھ روزے شوال کے مہینہ میں رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ (ابن ماجہ)

مسئلہ: یہ ضروری نہیں کہ یہ روزے متواتر رکھے جائیں، بلکہ پُورے ماہ میں سوائے عیدالفطر کے کسی دن بھی رکھے جاسکتے ہیں۔

ماہِ محرّم

- فرمایا: رمضان کے روزوں کے بعد افضل روزہ محرم کے مہینے کا اور فرض نماز کے بعد افضل نماز تہجد ہے۔ (مسلم)
- محرم میں روزہ رکھو اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کے گزشتہ گناہوں کو اسی مہینے میں معاف فرمایا تھا اور آئندہ بھی اللہ کئی مواقع پر متوجہ ہوگا اور ان کے گناہ بخشے گا۔ (مسند احمد، ترمذی)

نبی ﷺ کی جامع تعلیمات

عافیت کن چیزوں میں ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا عافیت دس باتوں میں ہے۔ پانچ تو دنیا کے لیے مخصوص ہیں اور پانچ آخرت کے لیے وقف ہیں۔ دنیاوی عافیت یہ ہے:

1 علم 2 عبادت 3 رزقِ حلال 4 مصیبت پر صبر 5 نعمت پر شکر

آخرت کی عافیت یہ ہے کہ 1 ملک الموت شفقت و رحمت سے آئے، 2 منکر نکیر نہ ڈرائیں، 3 بڑی دہشت سے امن ملے، 4 برائیاں مٹادی جائیں اور نیکیاں قبول ہوں، 5 پُل صراط سے چمکدار بجلی کی طرح گزر رہو اور جنت میں سلامتی سے داخلہ ہو۔ (خطباتِ نبوی ﷺ)

○ فرمایا: جس نے پانچ چیزوں کی توہین کی، پانچ چیزوں سے محروم رہا:

1 جس نے علماء کی توہین کی وہ دین سے محروم رہا۔

2 جس نے اُمراء کی توہین کی وہ دُنیا سے محروم رہا۔

3 جس نے پڑوسیوں کو کم سمجھا، وہ منافع سے محروم رہا۔

4 جس نے قرابت داروں کو ہلکا جانا، اس نے دوستی کھوئی۔

5 جس نے اپنے اہل کو کم سمجھا وہ اچھی زندگی سے محروم رہا۔

(ابن حجر مکی۔ ماخوذ خطباتِ نبوی ﷺ)

پانچ انعاماتِ الٰہی

○ فرمایا: پانچ چیزیں اللہ تعالیٰ جس کو دیتا ہے اس کو پانچ اور بھی دیتا ہے:

1 جس کو شکر کرنے کی توفیق ملتی ہے، اس کو برکت بھی ملتی ہے۔

2 جو دعا کرنے کا عادی بنتا ہے اللہ اس کو قبولیت بخشتا ہے۔

3 جو استغفار کرتا ہے اللہ اسے بخشتا ہے۔

4 جو توبہ کرتا ہے اللہ اسے قبول کرتا ہے۔

5 جو صدقہ کرتا ہے اللہ اسے شرفِ قبولیت سے نوازتا ہے۔(طبرانی)

○ 1 جوانی کو بڑھاپے سے پہلے 2 صحت کو بیماری سے پہلے 3 مالداری کو فقیری سے پہلے 4 زندگی کو موت سے پہلے، 5 فرصت کو مشغولیت سے پہلے۔

اپنی تعریف

○ فرمایا: لوگوں سے اپنی تعریف سننے کی محبت آدمی کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے۔ (پھر اسے نہ اپنے عیب نظر آتے ہیں) نہ دوسروں سے اپنے عیوب سننا پسند کرتا ہے۔

بدبختی کی چار علامتیں

○ فرمایا: چار باتیں بدبختی کی علامت ہیں: 1 گزشتہ گناہوں کو بھول جانا حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ سب محفوظ ہیں۔ 2 گزشتہ نیکیوں کو یاد رکھنا نہیں معلوم کہ وہ قبول ہوئیں کہ نہیں، 3 دنیاوی معاملات میں اوپر والوں کی طرف نظر رکھنا، 4 دین کے معاملے میں اپنے سے کم تر لوگوں کو دیکھنا۔

نیک بختی کی علامتیں

○ فرمایا چار باتیں نیک بختی کی علامت ہیں: 1 گزشتہ گناہوں کو یاد رکھنا، 2 نیکیوں کو بھلا دینا، 3 دنیاوی معاملات میں کمزور لوگوں کو دیکھنا تاکہ شکر کا جذبہ پیدا ہو، اور 4 دین کے معاملہ میں اونچے اور اچھے لوگوں کو دیکھنا کہ عمل کی توفیق ہو۔(منبّہات)

چار جوہرِ انسانی

○ فرمایا: انسان کے بدن میں چار جوہر ہیں۔ عقل، دین، حیا اور عملِ صالح۔ پس عقل کو غصّہ زائل کر دیتا ہے۔ دین کو حسد، حیا کو لالچ اور عملِ صالح کو غیبت۔(منبّہات)

پھر فرمایا:

صدقہ، مال کی حفاظت کرتا ہے۔

خلوص، اعمال کی حفاظت کرتا ہے۔

سچائی، قول کی حفاظت کرتی ہے۔

مشورہ، رائے کی حفاظت کرتا ہے۔ (منبہات)

نجات دینے والی چیزیں

○ فرمایا: تین چیزیں نجات دینے والی ہیں:

1 ظاہر اور باطن میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔

2 فقیری اور مالداری دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا۔

3 غصّہ اور خوشی دونوں کیفیتوں میں انصاف کرنا۔

تین ہلاک کرنے والی چیزیں

○ فرمایا: تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں:

1 سخت بخیلی 2 خواہشات کی تابعداری 3 اپنی جان پر اِترانا۔

تین چیزیں گناہوں کا کفّارہ

○ فرمایا: تین چیزیں گناہوں کا کفّارہ ہیں:

1 مشکلات میں وضو کا پُورا کرنا۔

2 جماعت کی طرف کثرت سے نقل و حرکت کرنا۔

3 ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

تین چیزیں درجات بلند کرنے والی ہیں

○ فرمایا: تین چیزیں درجات کو بلند کرتی ہیں:

1 سلام کو پھیلانا

2 راتوں کو جب سب سورہے ہوں تو نماز پڑھنا

3 کھانا کھلانا۔

عرشِ الٰہی کا سایہ

○ فرمایا سات قسم کے آدمی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سایہ میں ایسے دن جگہ عطا فرمائے گا جس دن کہ اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا 1 عادل بادشاہ، 2 وہ نوجوان جو جوانی میں اللہ کی عبادت کرتا ہو، 3 وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہو، 4 وہ دو شخص جن میں اللہ ہی کے واسطے محبت ہو اور اسی پر ان کا اجتماع ہو اور اسی پر ان کی جدائی ہو، 5 وہ شخص جس کو کوئی حسین عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ کہہ دے کہ مجھے اللہ کا ڈر مانع ہے، 6 وہ شخص جو ایسے خفیہ طریق سے صدقہ کرے کہ ایک ہاتھ سے دیا جائے تو دوسرے کو خبر نہ ہو، 7 وہ شخص جو اللہ کا ذکر تنہائی میں کرے اور آنسو بہنے لگیں۔ (بخاری 1423)

صالح نوجوان

○ فرمایا: اللہ کے نزدیک سب مخلوق سے زیادہ محبوب وہ نوجوان ہے جو خوبصورت ہو اور اس نے اپنی جوانی اور خوبصورتی کو اللہ کے لیے اور اس کی اطاعت میں صَرف کیا ہو۔ یہی وہ جوان ہے جس پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ میرا سچّا بندہ ہے۔ (ابن عساکر)

○ صالح نوجوان سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو میرے بعض فرشتوں کے برابر ہے۔ (طبرانی)

مخالفتِ نفس

○ فرمایا: ہوشیار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع بنائے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کا تابع بنائے اور پھر اللہ سے (مغفرت اور اجر) کا متوقع ہو۔ (ترمذی)

سچ اور جھوٹ

- لوگو! سچ بولا کرو، اس لیے کہ سچ بولنا نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ جھوٹ سے بچو اس لیے کہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھاتا ہے اور بدی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ (مسلم)

بُرے خیالات

- فرمایا: جو بُرے خیالات میری اُمّت کے لوگوں کے دلوں میں آتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دیتا ہے جب تک کہ وہ ان کو زبان سے نہ نکالیں اور اس پر عمل نہ کریں۔ (بخاری و مسلم)

کامیاب لوگ

- ارشاد فرمایا تین آدمی اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ تلے ہوں گے جب کہ اس کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا:

1. سختی میں وضو کرنے والا
2. بھوکوں کو کھانا کھلانے والا
3. تاریکیوں میں مسجد کی طرف چلنے والا۔

اور فرمایا کہ، جو معصیّت کی ذلّت سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں لگ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بلا مال کے مالدار کر دیتا ہے۔ بغیر لشکر کے فتح دیتا ہے اور بغیر قبیلہ کی مدد کے عزت دیتا ہے۔

پھر فرمایا:

- محبت، معرفت کی اساس ہے۔
- پاک دامنی، یقین کی علامت ہے۔
- یقین کی چوٹی تقویٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر رضا مندی ہے۔

محبت کی جانچ تین باتوں میں ہے:

1 اپنے محبوب کے کلام کو دوسروں کے کلام پر ترجیح دے۔

2 اپنے محبوب کی ہم نشینی کو دوسروں پر ترجیح دے۔

3 اور اپنے محبوب کی مرضی کو دوسروں کی مرضی پر ترجیح دے۔ (منبّہات)

- اللہ نے جو کچھ تیرا حصہ مقرر کر دیا ہے، اگر تو اس پر راضی رہے گا تو گویا ہی سب سے زیادہ مالدار شخص ہوگا۔ (ترمذی)
- فرمایا: اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو، نہ اس کے ساتھ ایسا مذاق کرو جس سے اسے تکلیف ہو۔ اور نہ ایسا مذاق کرو جسے پورا نہ کر سکو۔ (ترمذی)

پسند ناپسند کا معیار

- تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (بخاری:۲:۶)

مسلمان کی تعریف

- مسلم وہ ہے کہ مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے بچے رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ہر اس بات کو چھوڑ دے جس سے اللہ نے روکا ہے۔ (بخاری)
- جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری و مسلم)
- مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔ (بخاری)

اطاعت کی حدود

- اطاعت صرف معروف میں ہے (یعنی ان کاموں میں جو دین کے احکام کے خلاف نہ ہوں) (بخاری)

○ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک شخص سے اس کی رعیّت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (بخاری)

سچ اور جھوٹ

○ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت میں پہنچاتی ہے، انسان سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

○ جھوٹ بدی کی طرف لے جاتا ہے اور بدی جہنم میں پہنچاتی ہے۔ اور انسان برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک وہ کذّاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

دنیا کی حقیقت

○ اللہ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلے میں ایسی ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈالے اور اس کے بعد یہ دیکھے کہ وہ کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے۔ (مسلم)

بہترین لوگ

○ مومنوں میں سے ایمان میں کامل ترین وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ اور تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرتے ہیں۔ (بخاری)

رِیا شرک ہے

○ جس نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا۔ جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا۔ جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ دیا اس نے شرک کیا۔

○ اپنے بھائی کی مصیبت پر خوش نہ ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم فرمائے اور تم کو اس میں مبتلا کر دے۔ (ترمذی)

اہم ترین سوالات

○ انسان قیامت کے دن اللہ کے حضور سے ہٹ نہیں سکتا جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کا

جواب نہ لیا جائے:

- اس نے اپنی عمر کیسے گزاری؟
- اپنی جوانی کیسے صَرف کی؟
- مال کہاں سے کمایا؟
- جو کچھ کمایا وہ کہاں خرچ کیا؟
- جو کچھ اسے معلوم تھا اس پر کتنا عمل کیا؟ (ترمذی)

گناہوں کو حقیر نہ جانو

- ان گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرو جن کو حقیر سمجھا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بھی باز پُرس ہوگی۔ (ابن ماجہ)
- لوگ جب کسی برائی کو ہوتا ہوا دیکھیں اور اسے مٹانے کی کوشش نہ کریں تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا کر دے۔ (ترمذی)
- بہترین جہاد ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا ہے۔ (مشکوٰۃ)
- جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف دعوت دی تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا اور اس سے پیروی کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)
- جو کوئی گمراہی کی طرف دعوت دے گا تو اس پر اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا گناہ اس پیروی کرنے والوں پر ہوتا ہے اور اس سے ان پیروی کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ (مسلم)
- جو کوئی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو چھپائے گا۔ (بخاری و مسلم)
- جو کوئی مسلمان کی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف دور فرمائے

گا۔ (بخاری ومسلم)

- جوکوئی اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پوری کرنے میں لگا رہتا ہے۔ (بخاری ومسلم)
- ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے بنانے پر تو فخر کریں گے، مگر انہیں آباد نہیں کریں گے۔ (بخاری)
- کھاؤ، پیو، پہنو اور صدقہ کرو، مگر اسراف سے بچو۔ (بخاری)
- اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے، تو اللہ یاد آجائے اور بدترین بندے وہ ہیں جو اِدھر کی باتیں اُدھر لگاتے رہتے ہیں، دوستوں میں تفریق ڈالواتے ہیں اور بے گناہوں پر الزام لگا کر انہیں مصیبت میں مبتلا کرتے رہتے ہیں۔ (احمد وبیہقی)
- سُنو اور اطاعت کرو اگر ایک حبشی کو ہی حاکم بنایا گیا ہو۔ (بخاری)
- اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرے گا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ)
- نفل کاموں میں سے اتنے کام کرو جن کی تم طاقت رکھتے ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ نہیں تھکتا، تم ہی تھک جاتے ہو اس کے نزدیک سب سے پسندیدہ وہ دین (دین کا کام) ہے جس کو اس کا کرنے والا ہمیشہ کرے۔ (بخاری)
- اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھو وہ تم کو یاد رکھے گا اور تمہاری حفاظت کرے گا۔ (ترمذی واحمد)
- انسان کہتا ہے ''میرا مال، میرا مال'' مگر اے انسان تیرا مال سوائے اس کے کون سا ہے جو تُو نے کھایا اور ختم کر دیا۔ تُو نے پہنا اور پرانا کر ڈالا یا تُو نے صدقہ کیا اور آخرت کے لیے ذخیرہ کیا۔ (مسلم۔ مسند احمد)

خطبۂ عرفات (خطبۂ حجۃ الوداع)

- تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ہم اس کی حمد کرتے ہیں اسی سے مدد طلب کرتے ہیں۔اسی سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اسی کے حضور اظہارِ ندامت کرتے ہیں۔ہم اپنے دلوں کی فتنہ انگیزیوں اور اپنے اعمال کی برائیوں کے مقابلہ میں اسی کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہی ہدایت کی توفیق نہ دے اسے کوئی راہِ راست پر نہیں چلاسکتا۔
- اور میں اعلان کرتا ہوں اس حقیقت کا کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اعلان کرتا ہوں اس حقیقت کا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔

  اللہ کے بندو! میں تم کو اسی کی عبادت کی نصیحت کرتا ہوں اور ترغیب دلاتا ہوں۔
- میں آغازِ کلام اس بات سے کرتا ہوں جو باعثِ خیر ہے۔
- اس (تمہید) کے بعد (میں کہتا ہوں کہ) اے لوگو! میری باتیں غور سے سنو، میں تمہیں وضاحت سے بتاتا ہوں، کیونکہ میں ایسا نہیں سمجھتا کہ اس سال کے بعد میں تم سے اس مقام پر ملاقات کرسکوں۔
- اے لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال تمہارے لیے (باہم دگر) حرام کردیے گئے ہیں تاآنکہ تم اپنے رب کے حضور جا کر پیش ہوجاؤ۔ جیسے کہ تمہارے اس مہینہ میں اور تمہارے اس شہر میں تمہارا یہ دن محترم ہے۔
- آگاہ رہو کہ میں نے بات پہنچادی! اے اللہ! تو خود گواہ رہیو!
- جس کسی کے قبضہ میں کوئی امانت ہو تو اسے اس کے مالک کو ادا کردے۔

- دورِ جاہلیت کی سودی رقمیں کالعدم کردی گئیں اور سب سے پہلے میں اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کے سودی مطالبات کالعدم کرتا ہوں۔
- دورِ جاہلیت کے تمام خونوں کے مطالباتِ قصاص کالعدم کردیے گئے اور سب سے پہلے میں عامر بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کے خون کا مطالبہ ساقط کرتا ہوں۔
- دورِ جاہلیت کے تمام اعزازات اور مناصب کالعدم کیے جاتے ہیں۔ ماسوائے عِمَارَة (کعبہ کی دیکھ بھال کا شعبہ) اور سقایۃ (حاجیوں کے شعبہ آب رسانی) کے۔
- قتلِ عمد کا قصاص لیا جائے گا۔ شبہ قتل عمد جو لاٹھی یا پتھر (کی ضرب) سے وقوع میں آئے اس کی دیت سو اونٹ مقرر کی جاتی ہے جو اس میں اضافہ کرے سو وہ اہل جاہلیت میں شامل ہوگا۔
- اے لوگو! شیطان (نظامِ حق کے چھا جانے کے بعد) اس بات سے تو ناامید ہوگیا ہے کہ اب تمہاری سرزمین میں اس کی عبادت کی جائے گی لیکن وہ اس پر بھی خوش ہوگا کہ اس کے علاوہ اُن دوسرے گناہوں میں اس کی اطاعت کی جائے جن کو تم ہلکا سمجھتے ہو۔
- اے لوگو! مہینوں (یعنی حرام مہینوں) کا ادل بدل کرنا کفر کے طرزِ عمل میں اضافہ ہے اور اس کے ذریعہ کفار اور زیادہ گمراہی میں پڑ جاتے ہیں کہ ایک سال کسی مہینہ کو حلال کردیتے ہیں اور دوسرے سال حرام ٹھہرا لیتے ہیں تاکہ (آگے پیچھے کرکے) اللہ کے حرام کردہ مہینوں کی فقط گنتی پوری کردیں۔
- یقیناً آج زمانہ پھر پھرا کر اسی حالت میں آ گیا ہے جو اس وقت تھی جب کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ یہ کتاب اس کی (نوشتۂ تقدیر) میں اسی طرح ثبت ہے۔ ان میں چار مہینے حرام ہیں۔ تین متواتر یعنی ذیعقد، ذی الحجہ اور محرم اور ایک، اکیلا الگ، یعنی رجب جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔
- آگاہ ہو کہ میں نے بات پہنچا دی۔ اے اللہ تو خود بھی گواہ رہیو:
- اے لوگو! تمہاری خواتین کو تمہارے مقابلے میں کچھ حقوق دیے گئے ہیں اور تمہیں ان کے

مقابلہ میں حقوق دیے گئے ہیں۔ان پر لازم ہے کہ وہ تمہاری خوابگاہوں میں تمہارے علاوہ کسی کو نہ آنے دیں اور کسی شخص کو (گھر میں) تمہاری اجازت کے بغیر داخل نہ ہونے دیں جس کا داخل ہونا تمہیں پسند نہ ہو اور کسی بے حیائی کا ارتکاب نہ کریں۔اگر وہ کوئی ایسی بات کریں تو تم کو اللہ نے اجازت دی ہے کہ (ان کی اصلاح کے لیے) ان کو جدا کر سکتے ہو اور ایسی بدنی سزا دے سکتے ہو جو نشان ڈالنے والی نہ ہو، پھر اگر وہ باز آ جائیں اور تمہاری اطاعت میں چلیں تو قاعدے کے مطابق ان کا نان ونفقہ تمہارے ذمہ ہے۔یقیناً خواتین تمہارے زیرِ نگیں ہیں جو اپنے لیے بطورِ خود کچھ نہیں کر سکتیں۔تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر اپنی رفاقت میں لیا ہے اور ان کے جسموں کو اللہ ہی کے قانون کے تحت تصرف میں لیا ہے۔سو خواتین کے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور بھلے طریق سے ان کی تربیت کرو۔

- آگاہ رہو کہ میں نے بات پہنچا دی، اے اللہ تو خود بھی گواہ رہیو!
- اے لوگو! مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔کسی شخص کے لیے اس کے بھائی کا مال (لینا) اس کی رضامندی کے بغیر جائز نہیں ہے۔
- آگاہ رہو کہ میں نے بات پہنچا دی، اے اللہ تو خود بھی گواہ رہیو!
- سو میرے بعد کہیں (اس اُخوت کو ترک کر کے) پھر کافرانہ ڈھنگ اختیار کر کے ایک دوسرے کی گردنیں نہ کاٹنے لگنا۔
- میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ جب تک اس پر کاربند رہو گے، کبھی راہِ راست سے نہ ہٹو گے۔وہ ہے اللہ کی کتاب۔
- آگاہ رہو کہ میں نے بات پہنچا دی، اے اللہ تو خود بھی گواہ رہیو!
- اے لوگو! تمہارا رب ایک ہی ہے اور تمہارا ابوالآباء بھی ایک ہی ہے۔تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت مند وہ ہے جو زیادہ تقویٰ دکھانے والا ہے۔کسی عربی کو عجمی کے مقابلہ میں کوئی برتری ہے تو

تقویٰ کی بنا پر ہے۔

- آگاہ رہو کہ میں نے بات پہنچا دی، اے اللہ تو خود بھی گواہ رہیو!
- اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تو اب تم بتاؤ کیا کہو گے؟

لوگوں نے پکار کر کہا:

''ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام پہنچا دیا۔ اُمّت کو نصیحت کرنے کا حق ادا کر دیا۔ حقیقت سے سارے پردے ہٹا دیے اور امانت الٰہی کو ہم تک کماحقہٗ پہنچا دیا۔''

- آگاہ رہو کہ میں نے بات پہنچا دی، اے اللہ تو خود بھی گواہ رہیو!
- جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں غیر حاضر لوگوں تک پہنچا دیں ممکن ہے کہ بعض سامعین کے مقابلے میں بعض غیر حاضر لوگ ان باتوں کو زیادہ اچھی طرح یاد رکھیں اور ان کی حفاظت کریں۔
- اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے میراث میں سے ہر وارث کے لیے ثابت کردہ حصہ مقرر کر دیا ہے اور ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیّت کرنا جائز نہیں ہے۔
- بچہ اس کا جس کے بستر پر (نکاح میں) تولد ہو اور بدکار کے لیے پتھر!!
- جس نے باپ کے بجائے کسی دوسرے کو باپ قرار دیا یا جس غلام نے اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو آقا ظاہر کیا تو ایسے شخص پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی طرف سے لعنت ہے اس سے (قیامت کے دن) کوئی بدلہ یا عوض قبول نہ ہوگا۔
- تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہو اور اس کی رحمتیں نازل ہوں۔

خطبۂ منیٰ

- اے لوگو! میرے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی اُمّت برپا کی جانے والی ہے۔ پس غور سے سنو اور اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو۔ نماز پنجگانہ قائم کرتے رہو۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھتے رہو۔ اپنے اموال کی زکوٰۃ دلی رغبت سے ادا

کرتے رہو۔ اپنے رب کے حرم پاک کا حج کرتے رہو اور اپنے امرأ و حکّام کی اطاعت پر کار بند رہو تاکہ اپنے رب کی جنّت میں جگہ پاسکو۔

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد

○ پہلے اپنی محکم سنت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا:

اس کے بعد (کہنا یہ ہے کہ) اے لوگو! میں بہر حال ایک انسان ہوں۔ شاید جلد ہی میرے پاس اللہ کا (بلاوا لے کر) قاصد آ پہنچے اور میں لبّیک کہوں، میں ذمہ داری کے دو بوجھ تمہارے اندر چھوڑے جا رہا ہوں ان میں سے ایک اللہ کی کتاب جس میں ضابطۂ حیات اور روشنی اور حکمت ہے۔ سو اللہ کی کتاب کو تھام لو اور اسی سے رہنمائی حاصل کرو۔ (پھر قرآن کی طرف بہت ہی ترغیب و تشویق دلائی) پھر فرمایا: ''اور میرے گھر کے لوگ ہیں۔ اپنے گھر کے لوگوں کے بارے میں مَیں تمہیں اللہ ہی کی یاد دلاتا ہوں''۔

○ ماہِ صفر ۱۱ھ کے آغاز ہی سے سفرِ آخرت کے لیے محسنِ انسانیت کی روحِ پاک نے تیاریاں شروع کر دیں۔ اُحد تشریف لے گئے اور شہدائے اُحد کے لیے سربسجود ہو کر دعا کی۔ واپس آ کر پھر ذیل کا خطبہ دیا:

○ ''لوگو! میں تم سے پہلے رخصت ہونے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے متعلق شہادت دینے والا ہوں۔ واللہ! میں حوضِ کوثر کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے سلطنتوں کے خزانوں کی کُنجیاں تفویض کر دی گئی ہیں۔ (یعنی مختلف ممالک دعوتِ حق کے نتیجہ میں فتح ہونے والے ہیں) مجھے یہ اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، ڈر یہ ہے کہ دنیوی مفاد کی کشمکش میں نہ پڑ جاؤ''۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ......

اللہ تک پہنچنے کے سب ذریعے لوگوں پر بند ہیں۔

صرف ایک راستہ کھلا ہوا ہے، اور وہ صرف اتّباعِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

(حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ)

دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لیے کامیاب کتابوں کا مطالعہ کیجیے

تصنیفات/تالیفات: محمد بشیر جمعہ

شاہراہِ زندگی پر کامیابی کا سفر

'وقت' کے موضوع پر اہم کتاب جو ہر اس شخص کے لیے کامیابی کی کلید ہے جو ایک نئی دنیا تعمیر کر کے اپنے گھر، دفتر، کاروبار اور معاشرے میں کامیاب ہونا چاہتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعے کے بعد شخصیت اور فکر کی حیران کن تبدیلی نہ صرف آپ کو بلکہ دوسروں کو بھی متحیر کر دے گی۔

شاہراہِ عافیت

تاریخی نصیحتوں اور وصیت ناموں پر مشتمل دنیا اور آخرت میں عافیت اور کامیابی کے لیے رہنما تحریریں ہیں۔۔ذاتی ترقی کے لیے ایکشن پلان جوئی اور کامیاب زندگی کی منصوبہ بندی میں آپ کی مدد کرے گا۔

مؤثر اور کامیاب شخصیت

زندگی کو منظم، متوازن، مؤثر اور بامقصد بنا کر تازگی، مسرت اور سکونِ قلب بخشنے والے مضامین۔ کامیاب لوگوں کی عادتیں، کامیابی کا عہد نامہ اور کامیاب زندگی کے لیے دعائیں۔

دعا اور دعائیں

دعا کی برکات اور فضیلتیں، سعی و عمل کے ساتھ دعا کی اعجاز آفرینی، خالق حقیقی سے بندے کے براہِ راست رابطے کا وسیلہ۔ بے چینی اور افسردگی دور کر کے اطمینان قلب کے حصول کا ذریعہ۔ دو سو سے زیادہ مقبول اور معروف قرآنی، نبوی اور اسلاف کی دعاؤں کا انمول مجموعہ۔ صبح و شام اور دن کے دیگر

اوقات کے لیے ہفتہ وار دعاؤں کے انتخاب کا چارٹ۔

آج نہیں تو کبھی نہیں

سستی، کاہلی اور تن آسانی کے اسباب اور ان سے نجات کے کامیاب طریقے، ترقی کے راستے کی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے 13 کارآمد چارٹ اپنے آج کو گزشتہ کل سے بہتر بنانے کے لیے قرآنِ کریم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مبنی مفید طریقے اور کارکردگی ناپنے کا گراف۔ ایک بیش قیمت کتاب جس کا مطالعہ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے خواتین وحضرات کے لیے ناگزیر ہے۔

Highway to Success

Comprehensive and highly readable book on time management and self development Lucid and brief text, putting due emphasis on honest living. Inspiring anecdotes from the lives of Islamic personalities provide added reading pleasure. A must reading for every one who wants to be successful in his/her family at work, and in the society.

بانی: ڈاکٹر اسرار احمدؒ

انجمن خُدّامُ القُرآن

کے قیام کا مقصد

منبعِ ایمان ----اور---- سرچشمۂ یقین

قرآنِ حکیم

کے علم وحکمت کی

وسیع پیمانے ----اور---- اعلیٰ علمی سطح

پر تشہیر و اشاعت ہے

تاکہ اُمّتِ مُسلمہ کے فہیم عناصر میں **تجدیدِ ایمان** کی ایک عمومی تحریک برپا ہو جائے

اور اس طرح

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ ----اور---- غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی

کی راہ ہموار ہو سکے

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللہِ